WED.16.July.2025
VOLUME:20 NO:172
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 16/ جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 172
20/محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

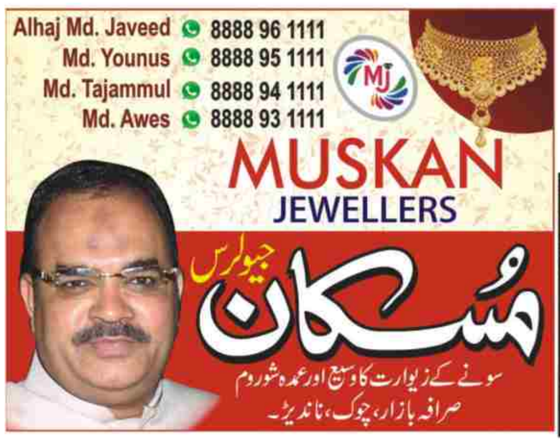

’حکومت چین کے سامنے جھک گئی ہے کیا پارلیمنٹ میں ہوگی بحث؟‘ کانگریس

نئی دہلی: ہند-چین تعلقات کو لے کر کانگریس نے مودی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ پارٹی کے سینئر رہنما اور جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ چین کے سامنے جھک چکی ہے اور ملک کی عوام کو مسلسل گمراہ کر رہی ہے۔ جے رام رمیش کا بیان وزیر خارجہ ایس جے شنکر کی چین کے نائب صدر ہان ژینگ سے حالیہ ملاقات کے بعد سامنے آیا ہے۔ کانگریس نے کہا کہ وزیر خارجہ کا یہ بیان کہ ہند-چین تعلقات کازان میں اکتوبر 2024 میں وزیر اعظم مودی اور صدر شی جن پنگ کی ملاقات کے بعد بہتر ہو رہے ہیں، حقائق سے منافی ہے۔ پارٹی کے مطابق گزشتہ کچھ برسوں میں ہندوستان کو چین کی وجہ سے فوجی، اقتصادی اور تزویراتی طور پر شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ جے رام رمیش نے نشاندہی کی کہ چین نے پاکستان کے ساتھ مل کر آپریشن ’سندور‘ میں ہندوستان مخالف سرگرمیوں کو بڑھاوا دیا۔ اس دوران چین نے پاکستان کو خفیہ معلومات، جدید جنگی ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی کی سہولت دی، جس کا اعتراف ہندوستانی فوج کے نائب سربراہ لیفٹیننٹ جنرل راہل سنگھ بھی کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، چین نے ہندوستان کو ریئر ارتھ میٹلز، خاص کھادوں اور ٹنل بورنگ مشینوں کی برآمدات محدود کر دی ہیں، جو ہندوستان کی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ ہندوستان اب بھی دواسازی، الیکٹرانکس اور دیگر اہم شعبوں میں چینی درآمدات پر منحصر ہے، جس سے دوطرفہ تجارتی خسارہ بڑھ کر 99.2 بلین ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ کانگریس نے یہ بھی نشاندہی کی کہ چین کی جانب سے گلوان، ہاٹ اسپرنگ اور پینگونگ جھیل جیسے علاقوں میں بفر زون بنائے گئے ہیں، جو ہندوستان کے دعووں کے مطابق اس کی حدود کے اندر ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہندوستانی فوج اب ان علاقوں میں پہلے کی طرح گشت نہیں کر پا رہی۔ کانگریس نے وزیر خارجہ جے شنکر کے ماضی کے بیان کو بھی یاد دلایا جس میں انہوں نے کہا تھا، ”وہ بڑی معیشت ہیں، میں کیا کر سکتا ہوں؟“ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ بیان خود ظاہر کرتا ہے کہ حکومت نے چین کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس اہم معاملے پر پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں کھل کر بات کریں۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ جب 1962 میں چین کے حملے کے دوران بھی پارلیمنٹ میں بحث ہو سکتی تھی، تو آج یہ کیوں ممکن نہیں؟ کانگریس نے زور دیا کہ چین کی بڑھتی طاقت اور ہندوستان کی سلامتی کو لاحق خطرات پر قومی اتفاق رائے بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ ملک متحد ہو کر اپنی دفاعی و اقتصادی حکمت عملی طے کر سکے۔

یمن: ہندوستانی نرس نمیشا کی پھانسی ٹل گئی

سزائے موت سے عین قبل ملی خوشخبری

نئی دہلی: یمن کی جیل میں بند ہندوستانی نرس نمیشا پریا کے لیے آج کا دن خوشخبری لے کر آیا ہے۔ ان کی پھانسی ٹل گئی ہے، کیونکہ ’بلڈ منی‘ یعنی خون بہا سے متعلق مذاکرہ مثبت ماحول میں آگے بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ نمیشا کے کنبہ اور مقتول طلال عبدو مہدی کے کنبہ میں خون بہا سے متعلق فی الحال کوئی حتمی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے، لیکن بہتر ماحول میں پہلا مرحلہ طے پایا، اس لیے نمیشا کی پھانسی کو فی الحال ملتوی کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔ پھانسی ملتوی ہونے کی اطلاع جیل اتھارٹی کے ذریعہ دی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ نمیشا معاملے میں مفتی اعظم ابوبکر احمد بذات خود متاثرہ عبدو مہدی کے کنبہ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ پہلے دن کی بات چیت مثبت رہی، جس کی وجہ سے آگے بھی بات چیت کی گنجائش بچی ہوئی ہے۔ اس ماحول کو دیکھتے ہوئے یہ پھانسی ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ یمن کے محکمہ انصاف نے اس سے قبل جیل اتھارٹی سے 16 جولائی کو نمیشا پریا کی سزائے موت کو عملی جامہ پہنانے کی ہدایت دی تھی۔ یعنی پھانسی پر چڑھائے جانے سے ٹھیک ایک روز قبل اس سزا کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نمیشا پر اپنے بزنس پارٹنر عبدو مہدی کے قتل کا الزام ہے اور یمن کی عدالت نے قانونی کارروائی کے بعد ان کے لیے سزائے موت مقرر کی ہے۔ واضح رہے کہ 2008 میں کیرالہ سے یمن پہنچی نمیشا پریا پر 2017 میں طلال عبدو مہدی کے قتل کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ نمیشا تب سے ہی یمن کی ثنا جیل میں بند ہے۔ رواں سال کے شروع میں اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔ رواں ماہ ہی پھانسی کی تاریخ کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ اس کے بعد نمیشا کو بچانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ نمیشا پریا انٹرنیشنل کونسل نامی ایک ادارہ بنایا گیا ہے جو لگاتار خون بہا کو پیش نظر رکھتے ہوئے سرگرم ہے۔ دراصل یمن میں شریعہ قانون کے تحت کہا گیا ہے کہ اگر متاثرہ کنبہ پیسہ لے کر چاہے تو قصوروار کو معاف کر سکتا ہے۔ نمیشا کو بچانے کے لیے ہندوستان کی مرکزی حکومت کے افسران سے لے کر مفتی اعظم ابوبکر احمد اور نمیشا کا کنبہ فعال ہے۔ نمیشا کی ماں تو طویل وقت سے یمن میں ہی موجود ہیں اور بیٹی کی زندگی بچانے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ بہرحال، نمیشا پریا کی پھانسی کی تاریخ فی الحال صرف ملتوی ہوئی ہے، پھانسی پر روک نہیں لگائی گئی ہے۔ یعنی اب بھی خطرہ برقرار ہے۔ ہندوستان کے افسران اور مفتی اعظم لگاتار یمن میں طلال عبدو کے کنبہ کو منانے میں مصروف ہیں۔ نمیشا کے کنبہ نے طلال کے کنبہ کو ایک ملین ڈالر (تقریباً 8.5 کروڑ روپے) دینے کی پیش کش کی ہے۔ حالانکہ خون بہا کے لیے راضی ہونا یا نہ ہونا، یہ فیصلہ طلال کے کنبہ کو ہی کرنا ہے۔ طلال کا کنبہ اگر صاف انکار کر دیتا ہے تو پھر کوئی متبادل نہیں بچے گا، یعنی نمیشا کو تختۂ دار پر چڑھا دیا جائے گا۔

’ایس آئی آر کہیں شہریت تصدیق کی مہم نہ بن جائے!‘

بی جے پی کی حلیف تیلگو دیشم پارٹی نے الیکشن کمیشن کو لکھا خط

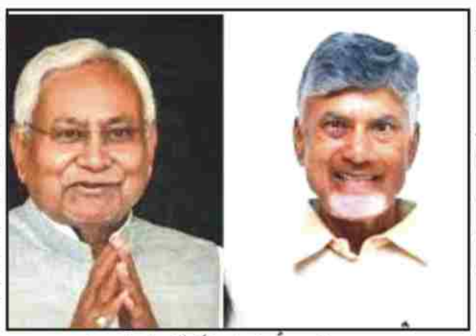

امراوتی: (ایجنسیز) بہار میں اسمبلی انتخاب سے عین قبل جاری اسپیشل انٹینسیو ریویزن (ایس آئی آر) پر سیاسی پارا کافی ہائی ہو چکا ہے۔ اس کے خلاف اپوزیشن سیاسی جماعتیں کھل کر میدان میں آ چکی ہیں، خاص طور سے آر جے ڈی اور کانگریس۔ اس درمیان حکمراں جماعت بی جے پی کی حلیف تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) نے انتخاب سے عین قبل ایس آئی آر کرانے پر الیکشن کمیشن سے اعتراض کا اظہار کیا ہے۔ ٹی ڈی پی نے کہا کہ ایس آئی آر کا دائرہ کار واضح کیا جائے اور اسے شہریت کی تصدیق سے الگ رکھا جائے۔ ٹی ڈی پی رکن پارلیمنٹ کرشن دیورائیلو نے چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھ کر انتخابی عمل کے متعلق کئی خدشات کا اظہار کیا اور کچھ مفید مشورے بھی دیے۔ ٹی ڈی پی نے خط میں لکھا کہ ایس آئی آر کا مقصد صرف ووٹر لسٹ میں اصلاح اور نئے ووٹرس کو شامل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ شہریت کی تصدیق۔ ایس آئی آر مہم کو شہریت کی تصدیق کے طور پر سمجھا جا رہا ہے، ایسے میں لوگوں میں ڈر کا ماحول بھی ہے۔

ساتھ ہی ٹی ڈی پی نے کہا کہ انتظامی تیاری اور ووٹرس کے یقین کو بنائے رکھنے کے لیے انتخاب اور ایس آئی آر کے درمیان مناسب وقفہ ہونا چاہیے۔ انتخاب سے 6 ماہ قبل ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کرانا درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش میں 2029 سے قبل اسمبلی انتخاب نہیں ہونے والے ہیں، ایسے میں یہاں جلد از جلد ایس آئی آر کے عمل کو شروع کیا جا سکتا ہے۔ ٹی ڈی پی نے انتخابی عمل کو آسان اور شفاف بنانے کے لیے الیکشن کمیشن کو کئی مشورے بھی دیے ہیں۔ خط میں لکھا کہ ہر سال سی اے جی کے تحت تھرڈ پارٹی آڈٹ کرایا جائے تاکہ کسی بھی طرح کی بے ضابطگی کا پتہ لگایا جا سکے۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹ سے مردہ لوگوں اور دوسری جگہ منتقل ہونے والے افراد کا نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کے لیے اے آئی کا استعمال کیا جائے۔ ساتھ ہی ٹی ڈی پی نے کہا کہ ووٹنگ کے وقت سیاہی لگا کر تصدیق کرنے کی جگہ ’بائیو میٹرک ویریفکیشن‘ کیا جائے۔ چندرابابو نائیڈو کی پارٹی نے کہا کہ ایس آئی آر کے دوران سیاسی جماعتوں کے بوتھ لیول ایجنٹس کو ضرور شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹ کا فارمیٹ جاری کرنے کے ساتھ ہی ریئل ٹائم ویریفکیشن کا بھی آپشن دیا جائے۔ ٹی ڈی پی نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں نئے نام شامل کیے جانے یا حذف کیے جانے کا ضلع وار ڈیٹا ای سی آئی پورٹل پر اپلوڈ کیا جائے۔ علاوہ ازیں ووٹرس کے مسائل کے حل کے لیے ریئل ٹائم پبلک ڈیش بورڈ کھولا جائے۔ مقامی لوگوں کے اثر و رسوخ سے بچانے کے لیے بی ایل او اور ای آر او کا روٹیشن کیا جائے۔

ٹرمپ نے تیار کر دیا روس پر حملے کا منصوبہ! زیلنسکی کے ساتھ خفیہ میٹنگ میں کہا ’تم حملہ کرو، اسلحہ ہم دیں گے‘

واشنگٹن: روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ ایک نئی شکل اختیار کرتی نظر آ رہی ہے۔ پہلے اس جنگ کو ختم کرنے کی بات کرنے والے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اب یوکرینی صدر ولودمیر زیلنسکی کے ساتھ مل کر روس پر حملہ بڑھانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے زیلنسکی سے کہا ہے کہ وہ روسی علاقہ کے اندر حملے کو بڑھائیں، اس میں وہ مدد کرنے کو راضی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹرمپ نے زیلنسکی سے سیدھے طور پر سوال کیا ہے کہ کیا صحیح اسلحہ دیے جانے پر ماسکو ہمت دکھاتے ہوئے ماسکو اور سینٹ پیٹرس پر حملہ کر سکتا ہے؟ یہ سوال بہت کچھ واضح کر دیتا ہے اور صاف پتہ چلتا ہے کہ روس-یوکرین جنگ فی الحال ختم ہونے والی نہیں ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ اس وقت جنگ بندی کے بارے میں نہیں سوچ رہے۔ ’فنانشیل ٹائمز‘ کی رپورٹ کے مطابق ”ٹرمپ نے زیلنسکی سے پوچھا کہ کیا آپ ماسکو اور سینٹ پیٹرس برگ پر بھی حملہ کر سکتے ہیں؟“ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ٹرمپ اور زیلنسکی کے درمیان یہ بات چیت 4 جولائی 2025 کو ہوئی تھی۔ اس سوال کے جواب میں زیلنسکی نے کہا کہ اگر ہمیں اسلحہ دیں تو ہم بالکل ماسکو اور سینٹ پیٹرس برگ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں ٹرمپ نے یوکرین کو روس کے اندر گھس کر خوفناک حملہ کرنے کے لیے حمایت دی۔ ٹرمپ کو لگتا ہے کہ ایسا کرنے کے بعد ہی کریملن کو بات چیت کے لیے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ امریکہ واقعی میں یوکرین کو طویل دوری تک حملہ کرنے والا اسلحہ مہیا کرائے گا یا نہیں۔ رپورٹ کے مطابق ایک امریکی افسر نے کہا کہ ”ٹرمپ اور زیلنسکی کی بات چیت یوکرین کے مغربی ممالک کے درمیان ابھرتے ہوئے جذبہ کی عکاسی کرتا ہے، جو روس پر گہرے اور زیادہ جارحانہ حملہ کرنے کی حمایت میں ہیں۔ وہ جنگ کو ماسکو تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ جذبہ امریکی پالیسی سازوں کے درمیان بھی دھیرے دھیرے مضبوط ہو رہا ہے۔“ اس رپورٹ پر ابھی تک وہائٹ ہاؤس اور یوکرینی صدر دفتر نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے 14 جولائی کو یوکرین کے لیے نئے اسلحوں کا اعلان کیا اور دھمکی دی کہ اگر روس 50 دنوں میں امن معاہدہ کے لیے تیار نہیں ہوا تو وہ روسی برآمدات کے خریداروں پر پابندی لگا دیں گے۔

اوڈیشہ: 17 جولائی کو ریاست گیر بند کا اعلان

بھوبنیشور: اوڈیشہ کے بالاسور ضلع میں ایک بی ایڈ طالبہ کی خودسوزی کے واقعے نے ریاست بھر میں غم و غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ متاثرہ طالبہ نے ایک استاد پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا تھا لیکن شکایت کے باوجود کوئی سخت کارروائی نہ ہونے سے مایوس ہو کر اس نے خود کو آگ لگا لی۔ طالبہ تین دن زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد بھوبنیشور کے آل انڈیا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) میں دم توڑ گئی۔ یہ واقعہ فقیر موہن کالج میں پیش آیا، جہاں طالبہ بی ایڈ انٹیگریٹڈ کورس کے دوسرے سال میں زیر تعلیم تھی۔ واقعے کے بعد ریاست کی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ کانگریس کی ریاستی اکائی کے صدر بھکت چرن داس نے اعلان کیا کہ 17 جولائی کو کانگریس کی قیادت میں آٹھ اپوزیشن جماعتیں ریاست گیر بند کا اہتمام کرے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت خواتین کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ بھکت چرن داس نے ایک پریس کانفرنس میں کہا، ”وہ لڑکی پٹرول لے کر آئی اور سب چپ چاپ تماشہ دیکھتے رہے۔ کسی نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔“

بہار میں ووٹر لسٹ سے 35 لاکھ سے زیادہ نام ہٹائے جائیں گے

ایس آئی آر کے تحت اب تک 83.66 فیصد فارم حاصل

پٹنہ: بہار میں اسمبلی انتخابات سے پہلے ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) مہم جاری ہے۔ اب تک کے عمل کے تحت 35 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے نام لسٹ سے ہٹایا جانا طے ہے۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو یا تو مردہ پائے گئے ہیں، مستقل طور سے دیگر مقامات پر منتقل ہو چکے ہیں یا جن کا نام ایک سے زیادہ جگہ ہے۔ الیکشن کمیشن نے پیر کو بتایا کہ بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی کے دوران اب تک 83.66 فیصد پُر کیے ہوئے فارم حاصل ہو چکے ہیں۔ کمیشن کے مطابق اب تک کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ 1.59 فیصد (1255620) ووٹر مردہ پائے گئے ہیں، جبکہ 2.2 فیصد (1737336) ووٹر مستقل طور سے دیگر مقامات پر منتقل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 0.73 فیصد (576479) ووٹر ایک سے زیادہ مقامات پر رجسٹرڈ ہیں۔ کمیشن کے مطابق ان اعداد و شمار کی بنیاد پر کُل 35,69,435 نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے جائیں گے۔ یہ تعداد حتمی نہیں ہے اور آئندہ دنوں میں اس میں اضافہ ممکن ہے، کیونکہ اب بھی فارم بھرنے کا عمل جاری ہے۔ الیکشن کمیشن نے جانکاری دی کہ ریاست میں کُل 7,89,69,44 ووٹروں میں سے اب تک 6,60,67,208 ووٹروں کے فارم حاصل ہو چکے ہیں۔ اب صرف 11.82 فیصد ووٹر ہی بچے ہیں، جنہیں فارم بھرنے کا عمل پورا کرنی ہے۔ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ تک ابھی 11 دن باقی ہیں۔ اب صرف 11.82 فیصد ووٹروں کے ذریعہ فارم جمع کیا جانا باقی ہے۔ ان میں سے کئی نے آنے والے دنوں میں دستاویزوں کے ساتھ فارم جمع کرنے کے لیے وقت مانگا ہے۔ کمیشن کے مطابق الیکشن کمیشن کے ذریعہ حال ہی میں لانچ کیے گئے ای سی آر-نیٹ پلیٹ فارم پر پیر کی شام 6 بجے تک 5.74 کروڑ فارم اپلوڈ کیے جا چکے ہیں۔ کمیشن نے یقین دلایا ہے کہ ’کوئی بھی اہل ووٹر چھوٹ نہ جائے‘، یقینی کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر کوشش کی جا رہی ہے۔ جلد ہی ایک لاکھ بی ایل او (بوتھ سطح کے آفیسر) گھر گھر جا کر تیسرے راؤنڈ کا دورہ شروع کریں گے۔ ان کے ساتھ 1.5 لاکھ بی ایل اے (بوتھ لیول ایجنٹ) بھی تعاون کر رہے ہیں، جو روزانہ 50 فارم تصدیق اور جمع کر سکتے ہیں۔ شہری علاقوں کے ووٹروں کو دھیان میں رکھتے ہوئے بہار کے 261 شہری مقامی بلدیات (یو ایل بی) کے 5683 وارڈوں میں خصوصی کیمپ لگائے جا رہے ہیں تاکہ کوئی بھی شہری رائے دہندگان ووٹر لسٹ میں نام جڑوانے سے محروم نہ رہ جائے۔

شبھانشو شکلا کی خلا سے کامیاب واپسی، ہندوستان کے لیے فخر کا لمحہ، لکھنؤ میں جشن

نئی دہلی: بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) میں 18 دن کے سائنسی مشن کے بعد ہندوستانی خلانورد شبھانشو شکلا کی زمین پر محفوظ واپسی ہو گئی ہے۔ ان کی واپسی کی خبر سے ان کے آبائی شہر لکھنؤ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، جہاں ان کے والد شمبھو دیال شکلا اور خاندان کے دیگر افراد مسلسل پوجا پاٹھ اور دعاؤں میں مصروف تھے۔ شبھانشو کی واپسی منگل کے روز عمل میں آئی۔ واپسی سے قبل ان کے اہل خانہ نے خصوصی پوجا کر کے دعائیں کیں کہ شبھانشو بغیر کسی مشکل کے زمین پر واپس لوٹ آئیں۔ لکھنؤ کے تروینی نگر علاقے میں واقع ان کے آبائی مکان کو روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔ گھر کے باہر ان کے عرفی نام ’شکس‘ کے پوسٹر لگائے گئے ہیں اور ان کے استقبال کے لیے جشن کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ ان کی ماں آشا شکلا اور بہن سوچی شکلا مسلسل دوستوں، رشتہ داروں اور مبارکباد دینے والوں کی فون کالز سنبھال رہی ہیں۔ پی ٹی آئی ویڈیوز سے گفتگو کرتے ہوئے شمبھو دیال شکلا نے کہا، ”یہ ہمارے خاندان کے لیے خوشی کا بہت بڑا دن ہے۔ ہم شبھانشو کی محفوظ لینڈنگ کے لیے مسلسل دعا کر رہے تھے۔ آج ہم بے حد خوش ہیں کہ وہ اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے واپس آیا ہے۔“ انہوں نے کہا، ”یہ نہ صرف ہمارے خاندان بلکہ پورے ملک کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ اب ہم اپنے رشتہ داروں، احباب اور تمام خیر خواہوں کے ساتھ مل کر اس خوشی کا جشن منائیں گے۔“ شبھانشو کی بیوی کامنا فی الحال فلوریڈا میں مقیم ہیں۔ شمبھو دیال نے بتایا، ”کامنا اور شبھانشو لکھنؤ میں ہی تعلیم حاصل کر رہے تھے، اور دونوں کی شادی خاندان کی رضامندی سے ہوئی۔ ان کا ایک چھ سال کا بیٹا بھی ہے جس کا نام کیاش ہے۔“ شبھانشو اس سال اکتوبر میں چالیس سال کے ہو جائیں گے۔ ان کی بہن سوچی نے بتایا کہ وہ اپنے خلائی سفر پر ہندوستانی مٹھائیاں، جیسے ’گاجر کا حلوہ‘ اور ’مونگ دال کا حلوہ‘ ساتھ لے گئے تھے کیونکہ یہ ان کی پسندیدہ تھیں۔ سچی نے کہا، ”وہ چاہتے تھے کہ ان کے ساتھی خلانورد بھی ان کا ذائقہ چکھیں۔ جو ویڈیوز اور پوسٹس ہمیں موصول ہوئی ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبھی کو یہ بہت پسند آئیں۔“ شبھانشو اسپیس ایکس کے ڈریگن ’گریس‘ اسپیس کرافٹ سے واپس آئے ہیں، جو پیر کی شام 4:45 بجے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن سے علیحدہ ہوا تھا۔ ان کے ساتھ مشن کمانڈر پیگی وٹسن، پولینڈ کے خلانورد سلاووز اوز نانسکی وسنیوسکی اور ہنگری کے ٹیبور کاپو بھی شامل تھے۔ یہ سبھی ’ایکسیوم-4‘ تجارتی مشن کا حصہ تھے۔ شبھانشو شکلا نے 1984 میں راکیش شرما کے بعد خلا کا سفر کرنے والے دوسرے ہندوستانی کی حیثیت سے تاریخ رقم کی ہے، جو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر ہندوستان کی پہلی موجودگی کی علامت ہے۔

بالاسور کی طالبہ کی موت پر راہل گاندھی کا بیان ’یہ خودکشی نہیں، بی جے پی کے نظام کے ذریعے قتل ہے‘

نئی دہلی: اوڈیشہ کے بالاسور میں جنسی ہراسانی کے بعد خودسوزی کرنے والی 20 سالہ طالبہ کی ایمس بھوبنیشور میں موت کے بعد قومی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ اس واقعے پر راہل گاندھی نے بی جے پی پر براہِ راست حملہ کرتے ہوئے اسے ’نظام کے ذریعے کی گئی منظم قتل‘ قرار دیا ہے۔ یہ طالبہ فقیر موہن آٹونومس کالج، بالاسور میں بی ایڈ کے دوسرے سال کی طالبہ تھی، جس نے شعبۂ تعلیم کے سربراہ سمیر کمار ساہو پر طویل عرصے سے جنسی اور ذہنی ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔ شکایت کے باوجود، نہ صرف ملزم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی بلکہ طالبہ کو ہی مسلسل دھمکیاں دی گئیں اور اس کی شکایت کو غیر سنجیدگی سے لیا گیا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر بیان دیتے ہوئے کہا، ”اڈیشہ میں انصاف کے لیے لڑتی ایک بیٹی کی موت، سیدھے سیدھے بی جے پی کے نظام کے ذریعے کی گئی قتل ہے۔“ انہوں نے مزید لکھا، ”اس بہادر طالبہ نے جنسی ہراسانی کے خلاف آواز اٹھائی لیکن انصاف دینے کے بجائے اسے بار بار دھمکایا، ذلیل کیا گیا۔ جنہیں اس کی حفاظت کرنی تھی، وہی اسے توڑتے رہے۔ ہر بار کی طرح بی جے پی کا نظام ملزمان کو بچاتا رہا ہے اور ایک معصوم بیٹی کو خود کو آگ لگانے پر مجبور کر دیا۔ یہ خودکشی نہیں، بلکہ نظام کے ذریعے کیا گیا قتل ہے۔“ راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا، ”مودی جی، چاہے اڈیشہ ہو یا منی پور، ملک کی بیٹیاں جل رہی ہیں، ٹوٹ رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں۔ اور آپ؟ خاموش بیٹھے ہیں۔ ملک کو آپ کی خاموشی نہیں، جواب چاہیے۔ بیٹیوں کو تحفظ اور انصاف چاہیے۔“ یاد رہے کہ طالبہ نے 11 جولائی کو کالج کیمپس میں خود کو آگ لگا لی تھی۔ اسے پہلے بالاسور کے ضلعی اسپتال اور بعد میں شدید حالت کے باعث ایمس بھوبنیشور منتقل کیا گیا تھا، جہاں 14 جولائی کی رات 11:46 پر اس کی موت واقع ہوئی۔ ایمس کی رپورٹ کے مطابق، طالبہ کو وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا اور تمام ممکنہ علاج کے باوجود وہ بچ نہیں سکی۔ اس معاملے میں پولیس نے ایچ او ڈی سمیر ساہو اور کالج کے پرنسپل دلیپ گھوش کو گرفتار کر لیا ہے اور دونوں کو 14 روزہ عدالتی حراست میں بھیجا گیا ہے۔ اس واقعے نے ریاست اور ملک بھر میں غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ جہاں ایک طرف سیاسی جماعتیں حکومت سے جوابدہی مانگ رہی ہیں، وہیں سوشل میڈیا پر بھی بی جے پی حکومت کے خلاف شدید ردعمل دیکھا جا رہا ہے۔ کانگریس پہلے ہی واقعے کی عدالتی جانچ اور وزیر اعلیٰ موہن ماجھی سے استعفیٰ کا مطالبہ کر چکی ہے۔

’بیٹی کو انصاف کے بجائے رسوائی اور اذیت ملی کیا آدھی آبادی انصاف کی امید چھوڑ دے؟‘ پرینکا گاندھی

نئی دہلی: اوڈیشہ کے بالاسور ضلع میں واقع فقیر موہن کالج کی ایک طالبہ کی دل دہلا دینے والی خودسوزی پر کانگریس کی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمان پرینکا گاندھی واڈرا نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ پرینکا گاندھی نے اس واقعہ کو انصاف سے محرومی اور خواتین کو اذیت پہنچانے والے نظام کی علامت قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی سے براہِ راست سوال کیا ہے۔ پرینکا گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ (سابق ٹوئٹر) پر اپنے بیان میں کہا، ”اوڈیشہ میں ایک اور بیٹی انصاف کے لیے لڑتے ہوئے ہار گئی۔ اس نے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے خلاف آواز بلند کی لیکن انصاف کے بجائے رسوائی اور اذیت ملی۔ اس دہری زیادتی نے اسے خودکشی پر مجبور کر دیا۔“ انہوں نے سوال کیا، ”کیا دہلی سے یوپی اور منی پور سے اوڈیشہ تک بی جے پی کا ایک ہی طریقہ ہے؟ یعنی ملزم کے ساتھ کھڑے ہو کر متاثرہ لڑکی کو ہی ہدف بنانا اور انصاف کے عمل میں رخنہ ڈالنا؟ وزیر اعظم جی، کیا اب اس ملک کی آدھی آبادی کو انصاف کی کوئی امید ہی نہیں رکھنی چاہیے؟“ پرینکا گاندھی کے اس بیان نے نہ صرف حکومتی رویے پر سوالات اٹھائے بلکہ یہ بھی واضح کیا کہ متاثرین کے لیے انصاف کا راستہ کس قدر دشوار ہو چکا ہے، خاص طور پر جب نظام خود ظالموں کو تحفظ دے۔ خیال رہے کہ طالبہ نے 12 جولائی کو کالج کے احاطے میں خود کو آگ لگا لی تھی۔ وہ تین دن تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہی اور بالآخر 15 جولائی کو دم توڑ گئی۔ خودسوزی سے قبل اس نے اپنے بیان میں جنسی استحصال، مسلسل ہراسانی اور ادارہ جاتی بے حسی کا ذکر کیا، جس نے اس کے حوصلے توڑ دیے۔ اس واقعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمان اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھی حکومت پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا، ”اوڈیشہ میں انصاف کی تلاش میں ایک بیٹی کی موت بی جے پی کے نظام کی جانب سے کیا گیا قتل ہے۔ اسے انصاف دینے کے بجائے دھمکایا گیا، بار بار رسوا کیا گیا اور آخرکار وہ خود کو آگ لگانے پر مجبور ہو گئی۔“ راہل گاندھی نے وزیر اعظم کی خاموشی کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا، ”ملک کی بیٹیاں جل رہی ہیں، ٹوٹ رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں اور وزیر اعظم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔“

دہشت گردی کے الزام میں گرفتار 11/ مسلم نوجوانوں کی ضمانت مسترد کرنے کی

عرضداشت سپریم کورٹ میں خارج، جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد فراہم کی

نئی دہلی 15/ جولائی (پریس ریلیز) اتر پردیش ہائی کورٹ کی لکھنؤ بینچ کی جانب سے دہشت گردی کے دو معاملات میں گرفتار 11/ مسلم نوجوانوں کو مشروط ضمانت پر رہا کیئے جانے والے فیصلے کو تقریباً ڈیڑھ سال کے طویل وقفے کے بعد اتر پردیش حکومت نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا تھا۔ آج اتر پردیش حکومت کی پٹیشن پر سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس این کوٹسیور سنگھ نے سماعت کی اور اسے سرے سے ہی مسترد کر دیا، عدالت نے اتر پردیش حکومت کی جانب سے داخل پٹیشن کو سماعت کے لیئے قبول ہی نہیں کیا اور اپنے فیصلے میں کہا کہ اتر پردیش حکومت اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ورنہ اتنی تاخیر سے ضمانت مسترد کرنے کی عرضداشت داخل نہیں کی جاتی، سپریم کورٹ کے فیصلے سے ایک جانب یوپی حکومت کو ہزیمت اٹھانی پڑی وہیں ملزمین کو بڑی راحت حاصل ہوئی۔ دوران سماعت جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے ملزمین کی پیروی کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے عدالت کو بتایا کہ ہائی کورٹ کی جانب سے ضمانت ملنے کے بعد سے ملزمین عدالت کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اور ان کے خلاف کسی بھی طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی شکایت نہیں ہے نیز اتر پردیش حکومت کی جانب سے اتنی تاخیر سے پٹیشن داخل کیئے جانے پر انہیں شدید اعتراض ہے، سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے عدالت کو بتایا کہ این آئی اے ایکٹ کے مطابق اتر پردیش حکومت کو ہائی کورٹ کے فیصلے کو 90/ دنوں کے اندر سپریم کورٹ میں چیلنج کرنا تھا لیکن انہیں نے ایسا کیا نہیں لہذا ان کی پٹیشن سماعت کے قابل ہی نہیں ہے۔ دوران سماعت جسٹس سندریش نے ضمانت پر رہا ملزمین کے خلاف اتنی تاخیر سے پٹیشن داخل کرنے پر حیرت کا اظہار کیا اور زبانی طور پر کہا کہ ہائی کورٹ نے ملزمین کو ضمانت پر رہا کرتے وقت تفصیلی فیصلہ صادر کیا تھا، لہذا عدالت ہائی کورٹ کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ آج دوران سماعت عدالت میں سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال کی معاونت کے لیئے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ چاند قریشی، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ عارف علی، ایڈوکیٹ مجاہد احمد و دیگر موجود تھے۔ سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے سے 11/ مسلم نوجوانوں کو راحت حاصل ہوئی، جن 11/ مسلم نوجوانوں کے خلاف اتر پردیش حکومت نے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کی تھی ان کے نام محمد علیم، محمد نوازش انصاری، محمد لقمان، محمد مدثر، محمد مختار، محمد ندیم، حبیب الاسلام، محمد حارث، آس محمد، قاری شہزاد اور علی نور ہیں۔ ملزمین کو لکھنؤ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس عطاء الرحمن مسعودی اور جسٹس منیش کمار نگم نے یو اے پی اے قانون کی دفعہ 43(d) کی خلاف ورزی کرنے پر ڈیفالٹ ضمانت دی تھی۔ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے اپنے تاریخی فیصلہ میں کہا تھا کہ تفتیشی ایجنسی نے متعینہ مدت میں چارج شیٹ عدالت میں داخل نہیں کی اور تفتیش کے لیئے اضافی وقت طلب کرتے وقت ٹرائل کورٹ نے ملزمین کے اعتراضات کی سماعت نہیں کی تھی جو قانون کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے تکنیکی بنیادوں پر ملزمین کی ضمانت منظور کی تھی۔ ملزمین پر القاعدہ برصغیر نامی مبینہ دہشت گرد تنظیم اور جیش محمد نامی تنظیم سے مبینہ تعلقات کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ملزمین کا تعلق یوپی کے مختلف شہروں سے ہے۔ اسی درمیان آج عدالت نے ملزم محمد کامل کی جانب سے داخل ضمانت عرضداشت پر یوپی حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے ملزم محمد کامل کی ضمانت عرضداشت پر بحث کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ ملزم نے ڈیفالٹ ضمانت عرضداشت لکھنؤ ہائی کورٹ میں داخل کی ہے لیکن گذشتہ ڈیڑھ سالوں سے ملزم کی ضمانت عرضداشت پر سماعت نہیں ہو سکی۔ سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے عدالت کو بتایا کہ ملزم نے نچلی عدالت کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے میں تاخیر کر دی تھی، ڈیفالٹ ضمانت عرضداشت داخل کرنے میں ہونے والی تاخیر کو ہائی کورٹ ماننے کو تیار نہیں جبکہ سپریم کورٹ نے اپنے ایک حکم نامہ میں یہ کہا ہے کہ اپیل داخل کرنے میں ہونے والی تاخیر کو قبول کر کے ملزمین کی اپیلوں پر میرٹ کی بنیاد پر سماعت کی جائے۔ ایڈوکیٹ گورو اگروال کے دلائل کی سماعت کے بعد عدالت نے ملزم محمد کامل کی جانب سے داخل ضمانت عرضداشت کو سماعت کے لیئے قبول کرتے ہوئے اتر پردیش حکومت کو چار ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کا حکم دیا۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
16 July 2025

حلقۂ ادب اسلامی قطر کے زیرِ اہتمام آن لائن ادبی اجلاس ومشاعرہ

قطر: 16 / جولائی (پریس رپورٹ) حلقہء ادب اسلامی قطر* کا ایک عالمی اجلاس ومشاعرہ گزشتہ دنوں آن لائن ہوا۔ حلقۂ ادب اسلامی ہر مہینے اس طرح کا پروگرام پچھلے کئی برس سے کامیابی کے ساتھ کرتا رہا ہے اور اسکی مقبولیت نہ صرف خلیجی ممالک میں ہے بلکہ کئی ممالک میں اس کے مداح ہیں۔ اسی سلسلے کا ایک پروگرام بتاریخ 10 جولائی 2025 جمعرات کی شب ممتاز عالم دین سید مشتاق قادری عمری مدنی کی زیرِ صدارت آن لائن زوم پر منعقد ہوا۔ مہمانان خصوصی کی نشست پر، دہلی سے ادب اطفال کے سرخیل ممتاز ادیب آل انڈیا ادب اطفال سوسائٹی کے بانی سکریٹری اور بچپن واٹس ایپ گروپ کے بانی سراج عظیم، سعودی عرب سے، فاؤنڈر وڈائریکٹر ھدف، معروف شاعر وادیب نعیم جاوید، اور ٹورانٹو کینیڈا سے ممتاز شاعر ابراہیم علی حسن نے شرکت کی جبکہ ہندوستان سے جناب تنویر تاج، محترمہ قمر جبین صاحبہ نے شرکت کی۔ صدرِ حلقہ قطر جناب مظفر نایاب نے اجلاس کا افتتاح کیا اور نثری حصے کی نظامت کے لئے جناب عامر شکیب کو مدعو کیا جنھوں نے بڑی خوش اسلوبی اور ادبی گفتگو اور مہمانان کا تعارف پیش کرتے ہوئے استقبال کیا۔ عامر شکیب نے خوبصورت انداز میں نظامت کے فرائض انجام دئے- اجلاس کا آغاز حافظ خبیب کاظمی فلاحی کی تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ سے ہوا، بعد ازاں حافظ عبد الرحمن شمسی نے ”میرے خیر البشر، میرے خیر البشر“ کے خوبصورت مصرعے کی تکرار کے ذریعہ اپنے خوبصورت ترنم میں نعتیہ کلام پیش کیا، اجلاس کے نثری حصے میں سب سے پہلے محترمہ قمر جبین صاحبہ قطر نے محرم کی تاریخ پر پر مغز مقالہ پیش کیا۔ جناب سراج عظیم نے دہلی سے شرکت کی انھوں نے ادب اطفال کے تعلق سے نئی نسل میں ادب اطفال کی جانب دلچسپی مبذول کرانے پر کی ضرورت پر غور کرنے کی بات کی، انھوں نے کہا کہ اگر آج کی نئی نسل میں اردو ادب کو پڑھنے کا رجحان پیدا نہیں ہوا تو اردو کا بہت بڑا خسارہ ہوگا۔ انھوں نے اپنی بچوں کی کہانی کورونا چڑیل سنائی۔ جو کرونا وبا پر بچوں کے لئے کسی بھی زبان میں پہلی کہانی ہے۔ جو ادب اطفال میں نئے تجربات اور تخیل کی عمدہ مثال۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا ایک افسانچہ پیش کیا۔ جو عصر حاضر کے سماج کا عکاس تھا۔ جناب نعیم جاوید سعودی عرب نے موضوع: قرآن حکیم --- کتاب زندگی --- ایک تعارف وتمہید فکری، قرآنی اور سائنسی انداز میں اپنا مقالہ پیش کیا۔ اجلاس کے شعری حصے کی نظامت صدرِ حلقہ جناب مظفر نایاب نے کی، اس کے بعد انھوں نے نظامت میں معاونت کے لئے اظفر دھنبادی کو مدعو کیا۔ آج کی یہ آن لائن ادبی نشست صرف ایک تقریب نہیں یہ ایک عہد کی تجدید ہے، تہذیبی تمہید سے اظفر دھنبادی نے مشاعرہ کا آغاز کیا اور خوش اسلوبی کے ساتھ مشاعرہ کو اختتام تک پہنچایا۔ شعری حصے میں قطر، ہندوستان، کینیڈا اور سعودی عرب سے ممتاز شعرا نے شرکت کی۔ مشاعرہ میں جناب مظفر نایاب نے مولانا مودودی کے دست راست پروفیسر خورشید احمد مرحوم کو قطعہء تاریخ کے ساتھ خراج تحسین بھی پیش کیا- آخر میں صدر جلسہ نثر و نظم نے صدارتی خطبہ میں حلقۂ ادب اسلامی کے کاموں کو سراہا، عالمی سطح پر اردو کی ترویج پر اظہار مسرت کیا اور تمام شعرا کو ان کے فکری وفنی اظہار پر مبارکباد دی۔ اردو کی بقا کے لیے عصر حاضر کے تقاضوں کے تحت اب اس طرح کے آن لائن اجلاس کی اہمیت پر زور دیا۔ محفل کے روح رواں جناب مظفر نایاب نے صدر اجلاس، مہمانوں، شعراء، سامعین، اور بالخصوص انتظامیہ ونظامت سے وابستہ افراد کا شکریہ ادا کیا۔

شعراء کے منتخب اشعار یہاں پیش ہیں

وقت نے ہم کو بھی یہ سمجھایا
سب سے بہتر جواب خاموشی

فضیل احمد

چلو اچھا ہوا ہم راہ دگر سے نکلے
جادہ آتش وزدیدہ نظر سے نکلے

مبصر ایمان

تجھے اے عالی مقام ذی احترام ہستی سلام کہدوں
حسین سارے سلام امت سے لے کے اب تیرے نام کہدوں

ثمرین ندیم

اے اہلِ زمانہ کیا شکوہ پندار وہ نصیحت بے معنی
ہم مہر بلب یہ دور ہوس توقیر نہیں اس کی کوئی

عذرا شہزاد

حسیں سے خوابوں کی سرزمیں پر چراغ شب پھراتر رہے ہیں
یوں آرزو کے نئے ستارے قدم قدم پر بکھر رہے ہیں

زینت کوثر لاکھانی

اپنی دستار کو محفل میں اچھالا کس نے
خود کو تہذیب کی پستی میں ہے ڈھالا کس نے

اظفر دھنبادی

رقص میں جھومتا سودائی ہے تنہائی ہے
بھرے بازار میں رسوائی ہے تنہائی ہے

اظفر گردیزی

عزم شبیر ساتھ رکھ تنویر
راہ میں دشت کربلا ہوگا

تنویر تاج

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں ہوں میں

عامر شکیب

ساری دنیا کہہ رہی ہے جس کا دیوانہ مجھے
آج مجھ سے اُس نے ہی پوچھا کہ پہچانا مجھے

جمشید انصاری

لب سے نایاب زمزمے نکلے
یعنی کمیاب فلسفے نکلے

مظفر نایاب

بیٹوں کے ساتھ راہ میں جب حادثہ ہوا
ماں کے لبوں پہ حرفِ دعا ڈھونڈنے لگے

منصور اعظمی

چلتے جو پیمبر کے سدا نقش قدم پر
دنیا میں نہ ہوتا کوئی نقصان ہمارا

شاد اکولوی

تخت وتاج اہل ہوس تم کو مبارک ہوں بہت
سلطنت اپنی محبت ہے جو عالمگیر ہے

ابراهیم علی حسن (کینیڈا)

غم محبت کے پال لیتے ہیں
ساری دنیا سنبھال لیتے ہیں

نعیم جاوید (سعودی عرب)

رپورٹ: اظفر دھنبادی

بھیونڈی میں ٹی بی سے پاک مہم کے تحت

تپ دق (ٹی بی) کی جانچ کے لیے طبی کیمپ کا انعقاد

بھیونڈی: 16 / جولائی (شارف انصاری): - شہر کے کامت گھر شہری صحت مرکز اور فلاحی ادارہ بھارتیہ مہلا اینڈ بال فاؤنڈیشن“ کے اشتراک سے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر و منتظم انمول ساگر، نیز چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سندیپ گاڈے کر کی رہنمائی میں تپ دق (ٹی بی) کے ممکنہ مریضوں کی شناخت کے لیے منگل بھون میں ایک طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ میں ان افراد کی جانچ کی گئی جو گزشتہ پانچ برسوں میں ٹی بی سے متاثر ہوئے تھے، ٹی بی مریضوں کے قریبی افراد، 60 سال سے زائد عمر کے بزرگ، 18 کلوگرام سے کم بی ایم آئی (جسمانی وزن) رکھنے والے افراد، سگریٹ یا بیڑی نوش افراد اور شوگر (ذیابیطس) کے مریض شامل تھے۔ کامت گھر شہری صحت مرکز کے عملے، نرسوں اور آشا ورکرز نے مریضوں کی طبی جانچ کی اور مفت ادویات فراہم کیں۔ اس موقع پر بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی ٹی بی ڈپارٹمنٹ کی افسر ڈاکٹر بشریٰ سید نے تپ دق کے تعلق سے معلومات فراہم کیں۔ اس تقریب میں ”بھارتیہ مہلا اینڈ بال فاؤنڈیشن“ کے بانی پربھاکر جادھو،”آپلا دواخانہ“ کی ڈاکٹر روینا آریکر، ٹی بی محکمہ کے ضلع کوآرڈینیٹر انیل گپتا، ایس ٹی ایل ایس مبین شیخ، کامت گھر شہری صحت مرکز کی چیف نرس متھالی دیسلے، کلپنا جادھو، آشا ورکرز، سماجی کارکنان، ٹی بی ڈیپارٹمنٹ اور صحت مرکز کے دیگر اہلکار بھی موجود تھے۔

فاصلے

جب ہم منزل کی طرف قدم بڑھاتے ہیں تو پہلا قدم آگے اور دوسرا پیچھے ہوتا ہے، نا آگے والے کو فخر ہوتا ہے نا پیچھے والے قدم کو افسوس کیونکہ کچھ پل بس بدلنے والے ہوتے ہیں۔ منزل کی طرف ایک قدم اٹھائیں گے تو فاصلہ ایک قدم کم ہوگا...... بالکل ایسے ہی اگر ہم اپنے اندر ایک خوبی پیدا کریں گے تو ایک خامی دُور ہو جائے گی...... آہستہ آہستہ اپنی خامیاں دور کرنے کی کوشش کرنا شروع کر دیں گے تو ایک مثالی شخصیت بن کر ابھرنے لگیں گے...... اگر انسان اپنی ذات میں مثالی ہوجائے تو یقین رکھیں کہ دنیا کتنی ہی نامکمل کیوں نہ ہو...... اس سے فرق نہیں پڑے گا...... اپنے اندر کے کانٹے کم کریں گے تو آپ کی زندگی گلستان بن جائے گی...... ان شاءاللہ

ڈاکٹر ممتاز خان
مجگاؤں، ممبئی - 10

بھیونڈی میں اسکولی طالبہ کے اغوا کی کوشش کرنے والا رکشہ ڈرائیور گرفتار

شانتی نگر پولیس کو بڑی کامیابی حاصل

بھیونڈی: 16 / جولائی (شارف انصاری): - شانتی نگر پولیس نے ایک 16 سالہ نابالغ طالبہ کے اغوا کی کوشش کرنے والے رکشہ ڈرائیور کو گرفتار کرلیا ہے۔ گرفتار شخص کی شناخت اصغر علی شبیر علی شیخ (عمر 35 سال) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس دوران پولیس اس کے ساتھی کی تلاش بھی کر رہی ہے۔ شانتی نگر پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر وینائک گائیکواڑ نے بتایا کہ فاطمہ نگر علاقے میں رہنے والی 16 سالہ طالبہ 9 جولائی بروز بدھ دوپہر 12 بجے اسکول جانے کے لیے گھر سے نکلی تھی، جب وہ رام نگر میں پانی کی ٹنکی کے قریب واقع اسکول کے سامنے پہنچی تو ایک رکشہ ڈرائیور نے رکشہ روکا اور پھر بغیر رکے اسے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ اس نے طالبہ کو زبردستی رکشے میں بٹھا کر لے جانے کی کوشش کی۔ طالبہ نے حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اسکول بیگ میں رکھے کمپاس باکس سے رکشہ ڈرائیور پر حملہ کردیا، رکشے میں موجود اس کے ساتھی کو دھکا دے کر خود رکشے سے کود گئی اور سیدھا اسکول پہنچ گئی۔ بعد میں اس نے اپنے والدین کو پوری واردات سے آگاہ کیا۔ طالبہ کی شکایت پر 12 جولائی کو نامعلوم رکشہ ڈرائیور اور اس کے ساتھی کے خلاف آئی پی سی کی دفعات 137(2) اور 62 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس ڈپٹی کمشنر ششی کانت بوراڈے اور اسسٹنٹ کمشنر سچن سانگلے کی رہنمائی میں سینئر پولیس انسپکٹر وینائیک گائیکواڑ، انسپکٹر (ایڈمن) ونود پاٹل اور انسپکٹر اتل اڈورکر کی قیادت میں ایک خصوصی پولیس ٹیم تشکیل دی گئی۔ تحقیقاتی ٹیم میں انسپکٹر یوگیش گائکر، سب انسپکٹر کالوگاوری، پولیس کانسٹیبلز سنتوش پاوار، سنتوش مورے، دنیش بھورکڈ، کرن جادھو، روی پاٹل، گنیش کامبلے شامل تھے۔ طالبہ کے فراہم کردہ حلیے اور مختلف مقامات پر لگے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے تفتیش کی گئی۔ بالآخر 13 جولائی کو فاطمہ نگر میں جال بچھا کر ملزم اصغر علی شبیر علی شیخ کو گرفتار کرلیا گیا۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ ملزم اسی علاقے میں رہتا ہے۔ 14 جولائی کو اسے عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے اسے عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔ اب پولیس اس بات کی بھی چھان بین کررہی ہے کہ رکشہ ڈرائیور نے طالبہ کو اغوا کرنے کی کوشش کیوں اور کس مقصد سے کی؟

خصوصی مضمون

12 بہادری کے قلعے، یونیسکو کے پلیٹ فارم پر

مہاراشٹر صرف سہیادری کی پہاڑیوں سے سجا ہوا علاقہ نہیں ہے، بلکہ یہ تاریخ، بہادری اور سوراج کے عظیم تصور کا گواہ بھی ہے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کے قدموں سے مقدس ہوئی قلعوں کی یہ زنجیر آج بھی ان کے شجاعت کے قصے سناتی کھڑی ہے۔ ان میں سے 12 تاریخی قلعوں کو یونیسکو کی عالمی ورثہ سائٹ کے درجے کی سفارش ملنے سے مہاراشٹر کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور کابینہ کے تمام اراکین نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ عام لوگوں نے بھی قلعوں پر جا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اپنا ماضی سب کو معلوم ہونا ضروری ہے۔ اسی سے تاریخ سے لڑنے کی تحریک ملتی ہے، مستقبل کی سمت طے کرنے کا اشارہ ملتا ہے، آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں اور جینیاتی ورثے کا مطالعہ کرسکتی ہیں۔ اس لیے تاریخی عمارتیں ہمیشہ ہماری تحریک کا ذریعہ رہی ہیں۔ خاص طور پر چھترپتی شیواجی مہاراج کے دور میں بنائے گئے یہ قلعے مہاراشٹر کے عام لوگوں کی قیادت کی بصیرت کی گواہی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی پیغام دیتے ہیں کہ اگر عمر کم ہو تب بھی مضبوط ارادہ ہو تو آپ دنیا کے سامنے عظیم کارنامے پیش کرسکتے ہیں۔ آنے والی ہزاروں نسلوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اب یہ بصیرت کا ورثہ عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہو گیا ہے۔

یونیسکو: قیام اور کردار

یونیسکو (United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization) کی بنیاد 16 نومبر 1945 کو پیرس (فرانس) میں رکھی گئی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی تعلیم، سائنس اور ثقافت کے ذریعے امن اور تعاون بڑھانے کے مقصد سے اس ادارے کی تشکیل ہوئی۔ یونیسکو کا مقصد دنیا کے ثقافتی اور قدرتی اہمیت کے مقامات کو محفوظ رکھنا، ان کی دیکھ بھال کرنا اور عالمی برادری میں ان کا تعارف کرانا ہے۔ اسی لیے World Heritage Convention, 1972 بنایا گیا۔ بھارت نے 1977 میں یونیسکو کے عالمی ورثہ معاہدے پر دستخط کیے۔ تب سے کئی مقامات کو اس فہرست میں منظوری ملی ہے۔ اس وقت بھارت میں تقریباً 42 عالمی ورثہ سائٹس ہیں (27 ثقافتی، 7 قدرتی، 1 مخلوط اور دیگر مجوزہ)۔ ان میں راجستھان کے قلعے بھی شامل تھے، مگر مہاراشٹر کے قلعے نسبتاً نظر انداز تھے۔ اس بار ان کی طرف عالمی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ بھارت میں مقامات کی سفارش مرکزی حکومت کے تحت بھارتی آثار قدیمہ محکمہ کرتا ہے۔ ریاستی حکومت، مقامی ادارے اور ماہرین کی مدد سے مرکزی حکومت یونیسکو کو تجویز پیش کرتی ہے۔

بہادری کی 12 کامیابیاں

مہاراشٹر کے 11 قلعے اور تمل ناڈو کا ایک قلعہ اس طرح کل 12 قلعوں کو یونیسکو عالمی ورثہ فہرست میں شامل کرنے کی نامزدگی دی گئی ہے۔ یہ سبھی قلعے چھترپتی شیواجی مہاراج کی بہادری کی جیتی جاگتی علامتیں ہیں۔ سوراج کی راجدھانی کا قلعہ رائے گڑھ۔ سب سے پسندیدہ قلعہ راجگڑھ۔ افضل خان کے قتل کی گواہی دینے والا مقام پرتاپ گڑھ۔ مہاراج کے شجاعت کا گواہ پنہالا۔ پیدائش کی جگہ شیونیری۔ مضبوط پہاڑی سلسلے پر فوجی اہمیت والا لوہگڑھ۔ مراٹھوں کی پہلی بڑی فتح کا قلعہ سالہیر۔ سمندری دفاع کے لیے بنایا گیا سندھودُرگ۔ سمندری نقل وحمل میں اہم سُوَیودُرگ۔ سمندری جنگوں کا مرکز وجے دُرگ۔ ممبئی ساحل کے قریب سمندری قلعہ کھاندیری۔ تمل ناڈو میں جنوبی سرزمین پر قبضہ کیا گیا جنجی قلعہ۔ عسکری حکمت عملی کے زندہ کتبے۔ یہ بارہ قلعے اپنی سینکڑوں فوجی حکمت عملیوں کی مثالوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اگرچہ یہ پتھر کی عمارتیں ہیں، لیکن یہ اپنی ساخت سے اس دور کی فوجی حکمت عملی کو بیان کرنے والے اعلیٰ معیار کے تحریری کتبے ہیں۔ مختصر یہ کہ ہر قلعے کی اپنی الگ کہانی ہے، جو دنیا کو حیران کرسکتی ہے۔ ان قلعوں کی اہمیت سیاسی، فوجی اور ثقافتی نقطہ نظر سے انمول ہے۔ ہر قلعے کی انفرادیت ایسی ہے کہ یہ عالمی سیاحوں کو بھی اس وقت کی فوجی حکمت عملی سے روشناس کراتے ہیں۔ یہ قلعے سہیادری کی مشکل پہاڑیوں اور ساحلوں پر اس طرح بنائے گئے کہ دشمن سے بچاؤ انتہائی مؤثر ہو۔ مراٹھا فن تعمیر میں ”ماچی“ ایک خاص بات ہے قلعے کے سرے یا بیرونی حصے پر برج نما دفاع۔ ایسی ماچی دنیا کے کسی اور قلعے میں نہیں ملتی۔ دشمن کو نظر نہ آنے والے مڑے ہوئے دروازے، مضبوط حفاظتی دروازے یہ داخلے کی منصوبہ بند ڈیزائن کی خصوصیات ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ فوجی حکمت عملی میں ایسی ڈیزائن کتنی ضروری تھی۔ یہ قلعے صرف جنگ کے مقام نہیں تھے بلکہ سوراج کے تصور کو پھیلانے کے مراکز بھی تھے۔ یونیسکو عالمی سطح پر انمول قدر پر مبنی مقامات کا انتخاب کرتا ہے۔ اس میں تاریخی اہمیت و شاندار روایات، فن تعمیر کی انفرادیت، دنیا میں اور کہیں نہ ملنے والا منفرد روپ، انسانیت کے ثقافتی وسماجی تاریخ سے جڑی ہوئی ڈور، حفاظت کی حالت اور انتظام یہ پانچ نکات دیکھے جاتے ہیں۔ ان سب پر مہاراشٹر کے یہ قلعے پورے اترتے ہیں، اسی لیے انہیں عالمی ورثہ سائٹس میں شامل کیا گیا ہے۔

شیواجی مہاراج کی عظمت عالمی سطح پر

اس منظوری سے چھترپتی شیواجی مہاراج کا کارنامہ دنیا کے سامنے اور زیادہ مؤثر انداز میں رکھا جاسکے گا۔ ان کی جنگی حکمت عملی کا مطالعہ عالمی سطح کی جنگی حکمت عملیوں کے ساتھ ہوگا۔ دنیا کے منظرنامے پر ایک عظیم سپہ سالار کی بہادری پر گفتگو ہوگی۔ یہ صرف مہاراشٹر ہی نہیں بلکہ بھارت کے احترام کا موضوع ہے۔ عالمی سیاح بھی ان مقامات کی طرف متوجہ ہوں گے، تاریخی سیاحت کو فروغ ملے گا اور مقامی معیشت کو بھی نئی جان ملے گی۔ ان 12 بہادری کے مقامات کا یونیسکو کے پلیٹ فارم پر آنا مہاراشٹر کے لیے تاریخی اور فخر کا لمحہ ہے۔ یہ صرف عمارتیں نہیں بلکہ آزادی، حوصلے اور اتحاد کی انمول علامتیں ہیں۔ اس سے شیواجی مہاراج کے خیالات، ان کی شجاعت اور بصیرت نئی نسلوں تک پہنچے گی، اور عالمی تاریخ میں بھارت کا خوددار صفحہ اور زیادہ روشن ہوگا۔

پریین ٹاکے
نائب ڈائریکٹر (اطلاعات)
ضلع اطلاعاتی دفتر، کولہاپور
موبائل: 9702858777

تذکرۂ حضرت شاہ سید احمد عارف حسینی القادری الملتانیؒ

(1298-1330 / 1881-1912)

از: - ڈاکٹر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ
M.A., M.Com., Ph.D (Osm) ،

یہ امر سنت الٰہیہ کے خلاف ہے کہ خدا اپنے بندوں کو ہدایت عطا کرنے سے قبل کسی عذاب میں مبتلا کرے جیسا کہ ارشاد باری ہورہا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ترجمہ: اور ہم عذاب نازل نہیں کرتے جب تک ہم نہ بھیجیں کسی رسول کو۔ جمہور علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر دنیا میں اپنا عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک کہ اس قوم میں اپنا رسول مبعوث نہیں فرماتا۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر انبیاء ومرسلین کی بعثت نہ ہوتی تو قیامت میں بھی عذاب کا کوئی تصور نہ ہوتا چونکہ عقل بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ جب تک کسی شخص کو دعوت (یعنی احکام رب ذوالجلال) نہ پہنچے وہ مستحق عذاب ہونے سے مبراء رہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آتا ہے کہ بروز قیامت چار قسم کے اشخاص باری تعالیٰ سے ہم کلام ہوں گے (1) گراں گوش (بہرا) (2) احمق (بے عقل) (3) ضعیف العمر (کمزور) اور (4) وہ لوگ جن کے زمانہ میں کوئی رسول مبعوث نہ ہوا ہو۔ یہ چاروں اپنے اپنے عذر کو اس طرح پیش کریں گے بہرا گویا ہوگا کہ احکام اسلام مجھ تک ضرور پہنچے لیکن میں ان کی سماعت سے قاصر تھا احمق (ناداں) کہے گا آپ کا پیغام تو مجھ کو ضرور ملا تھا لیکن میری یہ حالت تھی کہ بچے مجھ پر مینگنیاں پھینکا کرتے تھے ضعیف العمر (ناتواں) اس بات کی طرف پناہ لینے کی کوشش کرے گا کہ آپ کے دین سے میں آشنا تو ہو چکا تھا لیکن میرے ہوش وحواس گم ہو کر رہ گئے تھے جس کے باعث مجھے اسے سمجھنے میں کوتاہی ہوئی اور وہ لوگ جن کے زمانے میں کوئی رسول مبعوث نہ ہوئے ہوں یہ معروضہ پیش کریں گے کہ جب مجھ کو حق کی طرف رہنمائی ہی نہیں ہوئی تو باز پرس کیسی؟ تو خالق کائنات ان چاروں سے مخاطب ہو کر حکم صادر فرمائے گا کہ جاؤ جہنم میں داخل ہو جاؤ حضور ختمی المرتبت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ اس حکم خداوندی پر عمل کرتے ہوئے دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو آتش جہنم ان پر ٹھنڈک وسلامتی کا باعث بن جائے گی اور جو حکم عدولی کا مرتکب ہوگا نار جہنم اس کا مقدر بن جائے گا چونکہ اس سے یہ بات ازخود ثابت ہو جائے گی کہ جو فرمان الٰہی کی نافرمانی کرتا ہے وہ بدرجہ اولی انبیاء ومرسلین کی نافرمانی کرے گا۔ علامہ قرطبیؒ اس آیت مبارکہ کو متدلل بناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ معتزلہ کے دعوی باطلہ کی بطلان میں صریح نص ہے چونکہ اس آیت شریفہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ احکام اسلام صرف شریعت مطہرہ (یعنی صرف رسول کے بتائے ہوئے احکامات) سے ثابت ہوتے ہیں قطع نظر اس کے عقل اسے حسن یا قبیح قرار دے ان ہی اصول سے روگردانی کرنے کو عذاب کے مستحق ہونے کی وجہ گردانا گیا ہے۔ چنانچہ عقل وفہم کو کسی چیز کے قابل عمل ہونے یا نہ ہونے میں کوئی دخل نہیں جیسا کہ معتزلہ کا گمان ہے۔ چنانچہ رشد وہدایت انسانی کیلئے رب قدیر نے انبیاء ورسل کا روحانی ونورانی قافلہ مبعوث فرمایا جس کی انتہاء اپنے محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا جس کے بعد اس گراں قدر ذمہ داری کی حامل عالی مرتبت ہستیاں یعنی بزرگان دین نے انجام دی یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ان مبارک ہستیوں کے آستانے مرجع خلائق رہے شہر حیدرآباد کو جن گونا گوں خصوصیات نے امتیاز وانفرادیت کا درجہ بخشا ہے ان میں اولیت اس بات کو حاصل ہے کہ سرزمین شہر حیدرآباد ہمیشہ علمائ، زعمائ، صلحائ، اولیائ، صوفیاء کی آماجگاہ رہا ہے جنہوں نے اپنے علوم ظاہری وباطنی سے مختلف انداز میں بلا لحاظ مذہب وملت طالبان حق کو سرفراز فرمایا جن سے اکتساب فیض واستفادہ کرنے کو عوام الناس ہی نہیں بلکہ شاہان وقت نے بھی اپنے عروج واقبال مندی کا ذریعہ تصور کرتے تھے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حکمران و سلاطین نے نہ صرف رعایا کی خوشحالی وترقی، امن وشانتی اور استحکام سلطنت بلکہ جنگ ومعرکہ آرائیوں کے اوقات میں بھی ان برگزیدہ اور پوشیدہ ہستیوں سے بصد ادب واحترام تعاون واستعانت کی درخواست والتجا کیا کرتے نتیجتاً اپنے مقاصد میں کامیاب وکامران ہوتے یہ مبارک ہستیاں نہ صرف شاہان وقت کے منظور نظر رہے بلکہ عمائدین سلطنت، امراء اور جاگیرداران متعلقہ نے بھی اپنی اپنی بساط وبصیرت کے موافق خاصان خدا کے متلاشی اور ان کی دلجوئی وخاطر ومدارت اور خدمت گزاری کو راحت دنیا اور رحمت اخروی کا ذریعہ سمجھا۔ گہوارہ بزرگان دین متین کے اس شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد کو قطب الارشاد کا لقب دیا جائے تو مبالغہ آرائی نہ ہوگی (نوٹ: شیخ احمد سرہندیؒ نے یہ لقب اپنے دور میں شہر لاہور کو عطا فرمایا تھا) بے شمار اولیاء کرام نے گمنامی کی زندگی بسر کی اور گزر بسر کے ایسے ذرائع اختیار فرمائے کہ ان کے حقیقی مقام تک عوام کی رسائی ممکن نہ تھی چونکہ صدائے ”پدرم سلطان بود“ کو بلند کرنے کے بجائے ان روشن ضمیر، وسیع النظر صوفیائے کرام نے ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کو ترجیح دی ہر دور میں اہل اللہ بمشیت ایزدی کبھی عیاں کبھی پنہاں رہتے ہیں جس کے باعث عوام الناس عموماً ان مبارک ہستیوں کے وصال فرمانے کے بعد ان کے مقام ومرتبہ سے آشنا ہوتے ہیں۔ طالبان حق کو چاہیے کہ وہ ہر وقت طلب حق کی جستجو کرتا رہے اور حتی المقدور ان بزرگان دین کی صحبت فیض رساں سے مستفید ہونے کی کوشش میں منہمک رہے مقدونیہ کے زندہ جاوید حکیم حضرت مولانا جلال الدین رومی (متوفی 671 / 1273) نے کیا خوب کہا ہے

یک زمانہ صحبت باولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ان ہی اولیاء عظام ومشائخ کبار میں کامل شریعت وطریقت، حامل حقیقت ومعرفت، وارث علوم رسالت، مخزن رشد وہدایت، منبع طاعت وعبادت، مرکز دانائی وحکمت، مرقع زہد وریاضت، محور ذہانت و فطانت، یگانہ روزگار روحانیت وولایت، نیک نہاد، عہد ساز وبرگزیدہ ہستی ابو العرفان حضرت شاہ سید احمد عارف حسینی القادری الملتانیؒ المعروف میاں قبلہ کا شمار ہوتا ہے اس مضمون کو رقم کرنے کا مقصدِ بابرکت ومحرک اعلیٰ ترویج احکام شریعت، اشاعت اسلامی معاشرت، تبلیغ عناصر سیرت اور دین حنیف کی آبیاری کرنے والی اس عظیم ہستی کے پراسرار وایمان افروز احوال وکوائف پوشیدہ سے نقاب کشائی کرنا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت تیرہویں صدی ہجری کے آخری دہے یعنی 1298ھ م 1881ء میں بعہد والی دکن نواب میر محبوب علی خان بہادر بمقام ملتانیہ منزل امام پورہ شریف میں ہوئی آپ میں خاندانی وجاہت وخوب روئی بدرجہ اتم موجود تھی آپ کی تربیت آپ کے والد ماجد حضرت شاہ سید عبدالرحیم حسینی القادری الملتانی خادمؒ کی جاودانی نوازش وشفقت میں علوم عقلی ونقلی، قواعد روحانیت اور اصول طریقت کے مطابق ہوئی جس کے باعث آپ اپنے پدر بزرگوار کے مراد یکتا و نابغہ ثابت ہوئے چونکہ آپ کے والد محترم آمیزش علم وتصوف کی اہمیت وافادیت سے بخوبی آشنا تھے اسی لیے آپ نے اپنے فرزند دلبند کو جہاں شاہراہ علم پر گامزن فرمایا وہیں اپنی راست نگرانی میں تصوف کی کٹھن راہیں طئے کروائیں یہ آپ ہی کے سایۂ عاطفت کا فیضان تھا کہ دولت ظاہری وباطنی سے مالامال اس گوہر نایاب کی عالمانہ اور عارفانہ ارشادات وفرمودات کی تابنائی وضیاپاشی نے علمائے ظاہر وبندگانِ خدا کو سلوک ومعرفت کی راہ دکھائی۔ حضرت شاہ سید عبدالرحیم حسینی القادری الملتانی خادمؒ نے اپنے فرزند کو عین جوانی میں خلافت وجانشینی سے سرفراز فرمایا آپ کے لیل ونہار یاد الٰہی اور ذکر سرور عالمیان ﷺ سے عبارت تھے۔ ذات رسالت ﷺ سے عشق ووارفتگی، نسبت و وابستگی آپ کی سیرت کا اہم عنصر تھا۔ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً پر کاربند یہ برگزیدہ ہستی اپنے علمی وروحانی فیضان سے اپنے تین بھائیوں یعنی شیخ باوقار حضرت سید شاہ پیر حسینی القادری الملتانی (ثانی) المعروف صاحبان پاشاہؒ (تاریخ ولادت: 8 / ذی الحجہ 1310ھ مطابق 23 / جون 1893ئ)، شیخ محترم حضرت سید شاہ اسماعیل حسینی القادری الملتانی المعروف اسماعیل پاشاہؒ اور شیخ جلیل حضرت سید شاہ عبدالقادر حسینی القادری الملتانیؒ کو نوازا۔ آپؒ کو فارسی کے علاوہ لغت عربی پر بھی کامل دسترس وعبور حاصل تھا چنانچہ کم عمری میں بزبان عربی حمدیہ ونعتیہ اشعار رقم فرمانا آپ کا اہم مشغلہ تھا۔ فن خطاطی میں آپ در یتیم تھے۔ آپ کو جسمانی ورزش سے بھی خاصا لگاؤ تھا جس کے باعث آپ ہمیشہ نہایت توانا وتندرست اور ہشاش بشاش رہا کرتے تھے۔ بود وباش بالکل سادہ تھی شریعت کی پابندی آپ کا بنیادی وامتیازی وصف تھا ارادتمندوں وعقیدت مندوں سے نذرانہ قبول کرنے کو معیوب خیال فرماتے۔ اپنے جد کے اوصاف مرضیہ میں ہمیشہ رطب اللسان رہتے اور آپ کا عرس شریف بڑے عقیدت واحترام سے منعقد کرتے۔ امام پورہ شریف ہی میں زراعت وباغبانی فرماتے باوجود ذرائع آمدنی محدود ہونے کے جب کبھی کسی کی پریشان حالی سے واقف ہوتے تو آپ کا عمل وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ کا مصداق ہوتا۔ آسیب زدہ بیمار آپ کی دعاء مستجاب سے شفاء کاملہ وعاجلہ پاتے جب آوازۂ حق بلند کرنا محال ہوجاتا، بنیاد اسلام میں رخنہ اندازیاں ہونی شروع ہوجاتی ہیں، تعلیمات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسخ کیا جاتا ہے کارہائے ہدایت انسانی از حد دشوار ہوجاتے ہیں تو رب قدیر اپنے مقرب بندوں کو وہ باطنی قوت (بشکل کرامات) عطا فرماتا ہے جہاں تک عقل انسانی کی رسائی ممکن نہیں اس قوت کا اظہار گمراہ انسانیت کو شاہراہ رشد وہدایت پر لاکھڑا کرنے میں ممد ومؤثر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ آج سے تقریباً کوئی ایک صدی پہلے کا واقعہ ہے کہ چند اشرار آپ کی عبادت وریاضت میں خلل پیدا کرنے کی نیت سے مکان اور درگاہ شریف کے مابین عوامی شاہراہ پر خرافات ورقص کا غیر معمولی مظاہرہ کرنے لگے خادمین کے گانے بجانے والوں کو باوجود منع کرنے کے وہ اپنی شرارت پر اٹل رہے اور آگے بڑھنا نہیں چاہتے تھے جب حضرت ممدوح کے علم میں یہ بات لائی گئی تو آپ نے فرمایا اب یہ لوگ اس مقام کو عبور نہیں کر پائیں گے آپ کی لسان مبارک سے یہ جملہ ادا ہونا ہی تھا کہ ان لوگوں کے پاؤں اکڑ گئے چونکہ وہ اس کا سبب پہلے ہی سے جانتے تھے اس لیے فوراً خائف وتائب ہو کر آپ سے معذرت چاہی اور آگے بڑھنے کی اجازت طلب کی آپ نے اپنے دسترخوان کرم سے اجازت مرحمت فرمائی اور یہ لوگ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہوئے۔ آپؒ نے تین نکاح فرمائے محل اول (اسم زوجہ حضرت رحمت النساء بیگم صاحبہؒ بنت سید پرورش علیؒ) سے دو صاحبزادگان ہیں (i) کمسنی میں وصال ہوگیا۔ (ii) حضرت ابوالقاسم شاہ سید عبدالوہاب حسینی القادری الملتانیؒ (سجادہ نشین سوم درگاہ امام پورہ شریف) اور دو صاحبزادیاں ہیں (i) محترمہ سیدہ عظمت النساء بیگمؒ، (ii) محترمہ سیدہ حبیب النساء بیگمؒ۔ محل دوم (اسم زوجہ حضرت سیدہ آمنہ بیگم صاحبہؒ) سے ایک صاحبزادہ ہے جن کا کمسنی میں وصال ہوگیا تھا۔ محل سوم (اسم زوجہ حضرت مرتضی بی صاحبہؒ) سے دو صاحبزادگان ہیں (i) حضرت ابو الکبیر شاہ سید عبداللطیف حسینی القادری الملتانیؒ، (ii) جناب سید شاہ عبدالرحمن القادری الملتانی مرحوم اور دو صاحزادیاں ہیں (i) محترمہ سیدہ غفور النساء مرحومہ (اسم زوج جناب غلام حیدر خان صاحب مرحوم)، (ii) محترمہ سیدہ رحمت النساء مرحومہ (اسم زوج جناب محمد خان صاحب مرحوم)۔ حضرت ابوالعرفان شاہ سید احمد عارف حسینی القادری الملتانی المعروف میاں قبلہؒ نے اپنے برادر حضرت سید شاہ پیر حسینی القادری الملتانی (ثانی) المعروف صاحبان پاشاہؒ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ ”مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ“ کو ہر آن پیش نظر رکھنے والی یہ عظیم ہستی اپنے والد ماجد کے وصال کے تیسرے سال بزمانہ طاعون بعمر 32 سال بروز چہارشنبہ بتاریخ 26 محرم الحرام 1330ھ مطابق 15 جنوری 1912ء اپنے مالک حقیقی کو لبیک فرمایا ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ ہر سال اسی روز آپ کا عرس شریف حسب روایات خاندانی زیر نگرانی ابو المحامد حضرت شاہ سید عبدالرزاق حسینی القادری الملتانی خلیفہ وجانشین اول حضرت ابوالعارف شاہ سید شفیع اللہ حسینی القادری الملتانیؒ بن حضرت ابو القاسم شاہ سید عبدالوہاب حسینی القادری الملتانیؒ سجادہ نشین درگاہ پیر قطب المشائخ حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانیؒ محقق امام پورہ شریف انتہائی ادب واحترام اور بڑی سادگی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

ملتانی سلسلہ ہے ابو العرفاں کا دیکھئے
ذی مرتبت وہ سید عالی نسب ولی
ہادئ وقت کی ہے یہ تاریخِ انتقال
نادر الدہر عارف حسینی القادری

1330ھ

نتیجہ فکر: پروفیسر عقیل ہاشمی صاحب، سابق صدر شعبۂ اُردو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد۔

خالص تعلیم کے عنوان پر بلا ناغہ ہر ہفتے لکھا جانے والا
ڈاکٹر مُبارک کاپڑی کا کالم
راہ نُما
اس ہفتے
30 ویں برس میں داخل ہو رہا ہے
30th YEAR OF PUBLICATION
● جولائی 1996 سے خالص تعلیم کے عنوان پر جاری ہونے والا ہفت روزہ کالم 29 برس پورے کرکے اس ہفتے 30 برس میں داخل ہو رہا ہے۔
● یہ تعلیمی کالم ہر ہفتے بلا ناغہ ملک بھر کے 18 اُردو اخبارات میں شائع ہو رہا ہے
● اب ہر ہفتے اس تعلیمی کالم کا ترجمہ ملک کی 12 زبانوں میں پیش کیا جاتا ہے
● سوشل میڈیا میں واٹس اَپ، انسٹاگرام، فیس بک، ٹیلی گرام، ٹویٹر، لنک ڈن وغیرہ کے سینکڑوں گروپس میں لاکھوں لوگوں میں دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔
تحریر: خالص تعلیم کے عنوان پر اب تک 17 کتابیں تصنیف اور 4 کتابیں تالیف کی ہیں
تقریر: خالص تعلیم وتربیت کے عنوان پر طلبہ، اساتذہ و والدین کے لیے ملک وبیرون ملک میں 5500 سے زائد عوامی لیکچرس ہوئے ہیں
خالص تعلیم کے عنوان پر لکھا جانے والا اور 12 مقبول زبانوں میں شائع ہونے والا برصغیر کا یہ واحد کالم ہے
تعلیم کی تبلیغ کا سفر جاری ہے...... رہے گا، ان شاءاللہ مُبارک کاپڑی

آسام میں مسلم اقلیت کے گھروں پر بلڈوزر کارروائی

جمعیۃ علماء ہند کا وفد ضلع گوالپاڑہ کے متاثرہ علاقوں کے دورے پر، حکومت آسام کو میمورنڈم: جانبدارانہ کارروائی پر سوال، معاوضہ اور بازآبادکاری کا مطالبہ

نئی دہلی/گوالپاڑہ، 15 جولائی 2025: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر آج ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ریاست آسام کے ضلع گوالپاڑہ کا دورہ کیا، جہاں حال ہی میں آشدوبی اور ہسیلا بیل کے علاقوں میں حکومتِ آسام کی جانب سے انہدامی کارروائی کے تحت 3973 مکانات کو مسمار کیا گیا ہے۔ ان علاقوں کے بیشتر متاثرین بنگالی نژاد مسلمان ہیں۔ واضح ہو کہ جمعیۃ علماء آسام نے بے گھر ہوئے افراد کے لیے سردست خیموں کا انتظام کیا ہے۔ یہ وفد جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں متاثرہ مقامات پر پہنچا، متاثرین سے ملاقات کی اور ان کے حالات کا جائزہ لیا، متاثرہ افراد کی حالت دیکھ کر وفد کو بہت زیادہ دکھ ہوا اور ان کی ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ وفد میں سربراہ وفد کے علاوہ حافظ بشیر احمد قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء آسام، مولانا عبدالقادر قاسمی اسسٹنٹ جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء آسام، مولانا محبوب حسن اسسٹنٹ جنرل سکریٹری، جمعیۃ علماء آسام مولانا فضل الکریم قاسمی اسسٹنٹ جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء آسام، مولانا عزت علی صدر جمعیۃ علماء ضلع گوالپاڑہ، عبدالحئی جنرل سکریٹری، جمعیۃ علماء ضلع گوالپاڑہ، مفتی سعدالدین ناظم مرکز الیتامی گوالپاڑہ، مولانا جابر قاسمی چھپار اور مولانا ابوالہاشم کوکرا جھار شامل ہیں۔ وفد نے ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے وزیر اعلیٰ آسام ہمنتا بسوا سرما کے نام ایک یادداشت بھی پیش کی، جس میں انہدامی کارروائی کو غیر انسانی، غیر آئینی اور مذہبی تعصب پر مبنی قرار دیا گیا۔ یادداشت میں کہا گیا کہ یہ انہدامی کارروائیاں صرف ان علاقوں میں کی گئیں جہاں بالخصوص بنگالی مسلمان آباد تھے، جبکہ انہی زمینوں پر دیگر برادریوں کے مکینوں کو نہیں چھیڑا گیا جو کہ امتیازی سلوک اور مذہبی بنیاد پر جانبداری کی واضح مثال ہے۔ یادداشت میں مزید کہا گیا ہے کہ متاثرہ افراد گزشتہ ستر اسی سالوں سے ان زمینوں پر رہائش پذیر ہیں، ان کی اکثریت برہمپترا ندی کی تباہ کاریوں سے بے گھر ہونے والوں کی ہے اور وہ سبھی باقاعدہ بھارتی شہری ہیں۔ ان کو بے دخل کرنا انصاف اور انسانی اقدار کے منافی ہے۔ بعض علاقوں میں تو انہدام کی کارروائی صنعتی یا نجی مفادات کی خاطر انجام دی گئی اور متاثرین کو پیشگی اطلاع دینا تک ضروری نہیں سمجھا گیا جو کہ قانونی تقاضوں اور سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ بے دخلی سے پیدا شدہ سنگین انسانی بحران کے ازالے کے لیے فوری طور پر متاثرہ افراد کی بازآبادکاری کے اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ آسام میں اب بھی سرکاری خاص زمین کے وسیع قطعے دستیاب ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان بے دخل شدہ افراد کے لیے متبادل انتظامات اور معاوضے کی فراہمی کے لیے آگے آئے۔ جب تک مستقل بندوبست نہ ہو جائے، حکومت کو عارضی طور پر ان متاثرین کو خوراک اور پناہ فراہم کرنی چاہیے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرے گی۔

خان جمیل احمد کے اعزاز میں جلسۂ اعترافِ خدمات کا انعقاد۔ ''معلمی کارِ پیمبری اَست'' ۔ ارتکاز افضل

خدمات کا اعتراف و پذیرائی مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ ذکیہ سبزواری

اورنگ آباد: 15/جولائی: ''ناتمام خدمات کی روشن مثال: خان جمیل احمد کے اعزاز میں جلسۂ اعترافِ خدمات -- ایک نئے باب کا آغاز'' اس عنوان کے تحت ایک منفرد جلسے کا انعقاد مورخہ ۱۳/جولائی ۲۰۲۵ء بروز اتوار کو عمل میں آیا۔ یہ پروگرام جشنِ ارتکاز کی ہی کڑی تھی۔ صاحب جشن ڈاکٹر ارتکاز افضل نے اپنی مخاطبت میں خان جمیل احمد سے اپنی دیرینہ رفاقتوں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ جمیل احمد نے اپنی محنت، لگن اور کاوشوں سے یہ مقام حاصل کیا۔ جمیل احمد کی رہنمائی و رہبری نے شہر اورنگ آباد کے بے شمار طلبا و طالبات کو تعلیمی میدان میں بامِ عروج پر پہنچایا۔ اپنی مخاطبت میں انہوں نے کہا کہ کسی بھی شخصیت کا استقبال اس لیے کیا جاتا ہے کہ وہ تمام خوبیاں جو صاحب استقبال میں موجود ہیں وہ استقبال کرنے والوں میں بھی منتقل ہو جائیں۔ وہ تمام اساتذہ جو اخلاص و محنت سے پیشۂ تدریس میں لگے رہتے ہیں ان کی مثال ''معلمی کارِ پیمبری اَست'' کے مصداق گردانی جاتی ہے۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ ذکیہ سبزواری، موظف صدر معلمہ برہانی نیشنل اردو ہائی اسکول نے فرمائی۔ تعلیمی میدان میں موصوفہ کی خدمات قابلِ تحسین رہی ہیں۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا کہ اپنے فرض سے سبکدوش ہونے پر اس کی پذیرائی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ پذیرائی کی وجہ سے نہ صرف مزید کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے بلکہ مزید کام کرنے کا حوصلہ و جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ جمیل احمد خان ایک منصب سے سبکدوش ہو رہے ہیں، ایک ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہے ہیں، پابندیاں ختم ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود بغیر کسی پابندی کے اگر آپ میں مزید کام کرتے رہنے کا حوصلہ ہے تو یہ بڑی بات ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ مزید قوت و توانائی سے آگے بڑھیں گے۔ آپ جیسے افراد کی آج معاشرے کو ضرورت ہے۔ آج معاشرہ پستی کی طرف جا رہا ہے یہ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے لیکن اس میدان میں جمیل احمد خان جیسی شخصیات کو کام کرتے دیکھ کر یہ امید برقرار رہتی ہے کہ وقت ضرور بدلے گا اور ہم ایک بار پھر سرخرو ہوں گے۔ میں فیم وارثانِ حرف و قلم اور مسلم گریجویٹ فورم کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انھوں نے کسی معلم کی 33 سالہ خدمات کا اعترافی جلسہ اتنے بڑے پیمانے پر منعقد کیا اور یہ دیکھ کر مجھے بے انتہا خوشی ہو رہی ہے کہ شرکاء میں اورنگ آباد کے تعلیمی حلقوں سے بے شمار احباب یہاں موجود ہیں۔ فیڈریشن آف آل مائناریٹی ایجوکیشنل آرگنائزیشنس (فیم) کے صدر تحسین احمد خان نے اپنی مخاطبت میں کہا کہ 2004ء میں فیم کی بنیاد رکھی گئی۔ تقریباً 21 سالوں سے خان جمیل احمد ضلع اورنگ آباد کے فعال صدر ہیں۔ ادب' فن اور تہذیب -- اُردو کے آنگن میں 2009 اور تیرھویں قومی تعلیمی کانفرنس 2023ء کے انعقاد میں خان جمیل احمد کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ صدر مدرس کے عہدے سے سبکدوش ہو جانے کے بعد اب ان کے پاس فاضل اوقات کی فراوانی رہے گی۔ میں اُن سے کہنا چاہتا ہوں کہ اب تک آپ کی سماجی و تعلیمی خدمات اورنگ آباد ضلع کی حد تک ہی محدود رہی۔ لیکن اب آپ کو اورنگ آباد سے باہر نکلنا ہے۔ آج آپ کی خدمات کا اعتراف ہم اپنے دل سے کر رہے ہیں۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ جمیل احمد کی شخصیت سے میں متاثر ہوں۔ شارق نقشبندی، چیف ایڈیٹر ایشیاء ایکسپریس نے اپنی مخاطبت میں کہا ''صرف نصاب مکمل کرنے والے کا نام اُستاد نہیں ہوتا، بلکہ نصاب کے ساتھ ساتھ کردار سنوارنے والے اور طلباء سے روحانی طور پر جڑے ہوئے اُستاد کو ہی ہم اُستاد کہہ سکتے ہیں۔ اُستادِ محترم خان جمیل سر اپنے منصب سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر ان کی خدمات کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ اس جلسے کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ عوامی سطح پر موصوف کی خدمات کا اعتراف ہو رہا ہے۔ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ میں اس وقت جمیل سر کا شاگرد رہ چکا ہوں جب وہ علامہ شبلی اُردو ہائی اسکول میں ریاضی پڑھایا کرتے تھے۔ ان کی محبت شفقت اور اپنائیت کی خوشبو میں آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔ میں فیم، وارثانِ حرف و قلم کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ انھوں نے اساتذہ کے لیے اجتماعی طور پر پذیرائی کا پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جمیل سر کو صحت اور عمر درازی عطا فرمائے۔ اس پروگرام میں بہ حیثیت مہمانانِ خصوصی الیاس احمد (موظف صدر مدرس، اقرا اُردو پرائمری اسکول)، ڈاکٹر شہزاد خان (صدر مدرس، معین العلوم ہائی اسکول)، ڈاکٹر شیخ محمد شرف الدین (صدر مدرس علامہ شبلی اُردو ہائی اسکول)، جناب صدیقی محمد صلاح الدین (صدر مدرس، اقراء اُردو بوائز ہائی اسکول) اور جناب قاضی محمد ضیاء الحق (صدر مدرس، سروش اُردو ہائی اسکول تعلیم آباد ممٹھہ) موجود تھے۔ ان تمام صدر مدرسین نے اپنی مخاطبت میں مجموعی طور پر خان جمیل احمد کے اوصافِ حمیدہ پر گفتگو کی۔ نونہالانِ ملّت کی تعلیمی ترقی و عروج کے لیے سرگرداں و کوشاں رہنے پر موصوف کی پذیرائی کی اور اس بات کا اعتراف کیا کہ موصوف کی شخصیت میں قابلیت، صلاحیت، کیفیت، خود اعتمادی و مستقل مزاجی، صبر، ضبط و تحمل، نظم و نسق بدرجہ اتم موجود ہے۔ تمام مہمانانِ خصوصی نے اپنی مخاطبت میں موصوف کی عاجزی، انکساری، خلوص، مہر و مروّت اور تعاون کے جذبہ کی پذیرائی کی۔ مِنجملہ موصوف کے بچپن سے اب تک کی زندگی کے تمام نشیب و فراز کے احاطہ کے ساتھ ساتھ تعلیمی، تدریسی و سماجی خدمات کا تذکرہ کیا گیا۔ خلوت و جلوت کے خوش گوار لمحات کو اپنی مخاطبت میں یاد بھی کیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود صدیقی (مولانا آزاد نیشنل اُردو اوپن یونیورسٹی، حیدر آباد) نے اپنی نیک خواہشات سے خان جمیل احمد کو نوازا۔ موصوف اس پروگرام میں شرکت کی غرض سے خصوصی طور پر حیدر آباد سے یہاں تشریف لائے تھے۔ اپنے استقبالیہ خطبہ میں وارثانِ حرف و قلم کے صدر محمد وصیل نے کہا کہ یہاں ہم خان جمیل احمد کو الوداع کہنے کے لیے نہیں بلکہ ان کی خدمات کا اعتراف کرنے، اُن کا استقبال کرنے اور ایک نئے باب کا آغاز کرنے کے لیے جمع ہیں۔ جنھوں نے اپنی زندگی طلباء کے ذہنوں کی تربیت کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ تعلیم کے تئیں ان کے جذبے اور انتھک کوششوں نے طلباء پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ ہم یہاں ان کی لگن، قیادت اور اپنے طلباء کے ذہنوں کو ترتیب دینے کے عزم کو تسلیم کرنے کے لیے حاضر ہیں۔ انہوں نے دورانِ ملازمت اپنے ادارے میں طلباء کی ترقی و بہبود کے لیے سخت لیکن پرورش کرنے والا ماحول برقرار رکھا۔ طلباء کی ذاتی اور سماجی ترقی کے لیے مسلسل عزم کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کا دروازہ ہمیشہ طلباء، والدین اور اسکول کے عملے کے لیے کھلا رہتا ہے۔ مہاراشٹر کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے جب کہ کسی تعلیمی میدان کے سپاہی کے اعتراف میں 12/سے زائد معروف اسکولوں کے صدر مدرسین موجودہ کر ان کی خدمت میں خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ صاحب اعزاز خان جمیل احمد نے اپنے جوابی خطاب میں فیم، وارثانِ حرف و قلم اور مسلم گریجویٹس فورم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان تنظیموں نے ایک ایسی بیش بہا روایت کا آغاز کیا ہے جو نہ صرف فرد واحد کے لیے اعزاز ہے بلکہ شعبہ تعلیمات سے وابستہ ہر مخلص معلم کے لیے یہ عزت و افتخار کا باعث ہے۔ موصوف نے اپنی مخاطبت میں اپنے والدین کے علاوہ اپنے ان تمام اساتذہ کو یاد کیا جنھوں نے ہر مشکل موڑ پر ان کی رہنمائی کی۔ انہوں نے دوران ملازمت تعلیمی سفر میں ان کا شانہ بہ شانہ ساتھ دینے والے رفقائے کار کے ساتھ ساتھ ان تعلیمی اداروں کے ذمہ داران کا بھی ذکر کیا جہاں پر انہوں نے بحیثیت معلم اور بحیثیت صدر مدرس اپنی خدمات انجام دیں۔ موصوف نے دورانِ تعلیم اپنی معاشی کسمپرسی کو بھی یاد کیا اور کہا کہ کس طرح انہوں نے اپنی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے لیے ''کماؤ اور پڑھو'' سے استفادہ کیا۔ آئندہ اپنی خدمات جاری و ساری رکھنے کے عزم کے ساتھ انہوں نے اپنی تقریر کا اختتام کیا۔ اس پروگرام کا آغاز سید زبیر احمد ندوی کی قرأت کلام پاک سے ہوا۔ جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر سید امجد الدین قادری (مددگار معلم برہانی نیشنل اُردو ہائی اسکول) اور خان محمد یاسر (صدر مدرس، محسن احمد اُردو پرائمری اسکول) نے بحسن خوبی نبھائے جس کا خوشگوار اثر سامعین کے چہروں پر دیکھا گیا۔ اس پروگرام میں معروف فکشن نگار نورالحسنین، ڈاکٹر ایس وی رضوی، ڈاکٹر قمر شریف، فیاض خان، سید رضوان اللہ، خان مقیم خان، ابوبکر رہبر، ڈاکٹر عظیم راہی، ڈاکٹر قاضی نوید صدیقی، ڈاکٹر مقصود دانی، ڈاکٹر رفیع الدین ناصر، صحافی سلیم احمد، سہیل سوداگر (جالنہ)، سرتاج شاکر، مرزا سلیم بیگ، منصور مصطفی، مرزا عبدالقیوم ندوی، شیخ ضیاء سر، محمد اختر خان، شفیع الدین نہری، سید محمود سر، ایوب خان ساجوادی، ڈاکٹر ریحانہ عبدالستار، قاضی انیس الدین کے علاوہ کثیر تعداد میں اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ مسعود اختر نے اپنے تحریر کردہ سپاس نامے کی بلند خوانی کی جو بعد ازاں مہمانان کے ہاتھوں خان جمیل احمد کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس موقع پر خان جمیل احمد کے رفقاء اور شاگردوں نے کثیر تعداد میں موصوف کی خدمت میں گل ہائے محبت پیش کیے۔ خواجہ کوثر حیات (صدر معلمہ فاطمہ گرلز پرائمری اسکول، کراڑ پورہ) کے اظہار تشکر پر اس جلسے کا اختتام ہوا۔

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے ریاستی صدر جینت پٹیل مستعفی

'یہ اختتام نہیں، ایک نئے دور کا آغاز ہے' نظم کے ذریعے بیان کیے جذبات

ممبئی: 15 جولائی 2025۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے ریاستی صدر جینت پاٹل نے آج اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ یشونت راؤ چوہان پرتشٹھان میں منعقدہ پارٹی کی ریاستی عاملہ کی میٹنگ میں انہوں نے باضابطہ طور پر اپنا موقف پیش کیا۔ اسی اجلاس میں سابق وزیر ششی کانت شندے کو پارٹی کا نیا ریاستی صدر مقرر کیے جانے کا اعلان بھی کیا گیا۔ اس موقع پر جینت پاٹل نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے سیاسی سفر پر روشنی ڈالی، جس میں انہیں ریاستی صدر کا عہدہ ملنے کے بعد 2019 کے لوک سبھا و اسمبلی انتخابات اور پھر 2024 کے انتخابی معرکے کا تذکرہ بھی شامل تھا۔ جینت پاٹل نے کہا کہ ماضی میں پارٹی میں صرف لیڈروں کے بیٹوں کو ہی اہم عہدے دیے جاتے تھے، لیکن ہم نے اس روایت کو توڑ کر محبوب شیخ، ساکشنا سالگر، سنیل گوانے جیسے عام گھروں کے نوجوانوں کو موقع دیا۔ صفر سے لوگوں کو کھڑا کرنا اور انہیں طاقت دینا شرد پوار کا خاصہ رہا ہے اور اُن جیسا قائد کوئی نہیں۔ میں گزشتہ 25 برسوں سے اس پارٹی میں کام کر رہا ہوں اور پوار صاحب کا ہر فیصلہ میرے لیے ہمیشہ آخری رہا ہے۔ ان کے فیصلے کے بعد کوئی سوال باقی نہیں رہتا، اس اعلان کے ساتھ ہی انہوں نے ہر قسم کی قیاس آرائیوں پر روک لگا دی۔ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے جینت پاٹل نے کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج نے جو سوراج قائم کیا تھا، اسے برقرار رکھنا آج ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ ریاست میں آج فرقہ پرستی کا زہر گھولا جا رہا ہے، خواتین پر مظالم میں اضافہ ہوا ہے، ترقی کے نام پر بدعنوانی کی جا رہی ہے اور مہاراج کا مہاراشٹر پستی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کسان جو دنیا کو غذا مہیا کرتا ہے، آج بدحال ہے۔ کہیں زیادہ بارش تو کہیں قحط کی وجہ سے کسانوں پر دوبارہ بوائی کا بحران منڈلا رہا ہے۔ پچھلی امداد اب تک نہیں ملی اور لاتور میں تو کسانوں نے خود کو ہل سے جوڑ دیا۔ ایسا منظر مہاراشٹر میں کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ چھ ماہ قبل جن وعدوں کو سامنے رکھ کر عوام نے ووٹ دیا، ان میں سے ایک بھی پورا نہیں ہوا۔ کسانوں کے قرض معاف ہونے تھے، بہنوں کو 2100 روپے ماہانہ دیے جانے تھے، نوجوانوں کو نوکریاں ملنی تھیں، ترقیاتی منصوبوں کو فنڈ ملنا تھا لیکن تا حال کچھ بھی نہیں ہوا۔ مجموعی طور پر یہ حکومت اپنے وعدے نبھانے میں مکمل ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے اسمبلی انتخابات بڑی قوت سے لڑے، لیکن ویسا نتیجہ نہیں ملا جیسا چاہیے تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ میچ پہلے ہی فکس ہو چکا تھا۔ گیند وکٹ پر لگ کر بھی آؤٹ نہیں دیا گیا اور امپائر نے 'نو بال' قرار دے دیا۔ یہ مثال دیتے ہوئے پاٹل نے الیکشن پر طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی غریب، کسان، مزدور اور عام انسانوں کی پارٹی ہے۔ یہ پارٹی پوار صاحب کی ہے اور یہاں ہر کارکن کو ان سے براہِ راست بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہماری پارٹی ہمیشہ جمہوری طریقے سے چلتی رہی ہے اور آگے بھی ایسے ہی چلنی چاہیے۔ اپنی تقریر کا اختتام جینت پٹیل نے ایک نظم کے ذریعے کیا۔ 'یہ اختتام نہیں، بلکہ ایک نئے دور کی شروعات ہے نئے قیادت میں بھی پرانی وفاداری کی جھلک ہے میں صرف ایک اہم سپہ سالار تھا، فوج اب بھی تیار ہے نئے زمانے میں بھی شاہو، پھولے، امبیڈکر کے ترقی پسند نظریات ہی ہماری سمت ہیں میں جا رہا ہوں، لیکن کنارہ کش نہیں ایک قدم پیچھے ہٹا ہوں، مگر منزل اب بھی واضح ہے کل بھی مہاراشٹر کے لیے تھا، آج بھی ہوں نام ہو یا نہ ہو پہچان میرے کام سے ہوگی کیونکہ میں 'جینت' ہوں۔

چانسلر اردو یونیورسٹی شری ممتاز علی کی مانو آمد

حیدر آباد، 15 جولائی (پریس نوٹ) چانسلر، مانو جناب ممتاز علی آج ایک روزہ دورہ پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی پہنچے۔ جہاں ان کا پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد بھی موجود تھے۔ اس موقع پر چانسلر نے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ششماہی ریسرچ اور ریفرڈ جرنل ادب و ثقافت کے تازہ ترین شمارے کی رسم اجراء انجام دی۔ اپنے اس دورے کے دوران انہوں نے یونیورسٹی کے سبھی اسکولوں کے ڈین کے ساتھ ایک اہم میٹنگ منعقد کی۔ میٹنگ کے دوران وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے یونیسیف کے تعاون سے شروع کیے جانے والے ٹریفک شعور بیداری کے پراجیکٹ کے متعلق چانسلر کو واقف کروایا اور کہا کہ یہ پراجیکٹ ایم سی جے ڈپارٹمنٹ کے تعاون سے روبہ عمل لایا جائے گا۔ اس میٹنگ میں پروفیسر رضاء اللہ خان، ڈائرکٹر مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم نے اپنے مرکز کے تحت چلنے والی سرگرمیوں اور پیش رفت سے واقف کروایا۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر نے چانسلر کو یونیورسٹی کے مرکز برائے ثقافتی سرگرمیاں کے طلبہ کی جانب سے نیشنل یوتھ فیسٹول میں شرکت اور انعامات حاصل کرنے کے متعلق آگاہ کیا۔ ڈین لاء اسکول پروفیسر تبریز احمد نے مانو لاء اسکول نے بتایا کہ لاء کے سبھی کورسس میں درخواست گزاروں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا۔ انہوں نے اسکول کی ایک سالہ کارکردگی کے متعلق رپورٹ پیش کی اور موٹ کورٹ کے تحت منعقد کیے جانے والے قومی مقابلوں سے متعلق معلومات فراہم کیں۔ ڈین اسکول آف لینگویجس، لنگوسٹکس اینڈ انڈولوجی پروفیسر گلفشاں حبیب نے چانسلر جناب ممتاز علی کو اسکول کی جانب سے چلائے جانے والے مختلف ڈپلوما کورسس کے متعلق تفصیلات فراہم کیں اور خاص کر پشتو زبان کے ڈپلوما کے متعلق آگاہ کیا۔ جس پر چانسلر نے مسرت کا اظہار کیا۔ ڈین اسکول آف ٹیکنالوجی پروفیسر عبدالواحد نے اسکول کی جانب سے بی ٹیک سیول کورس کے آغاز کے متعلق تفصیلات سے واقف کروایا اور ساتھ اپنے قومی اہمیت کے حامل مائٹی کے پراجیکٹ کی پیش رفت پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈین اسکول آف ایجوکیشن پروفیسر ایم ونجا، ڈائرکٹر نظامت داخلہ نے میٹنگ کے دوران یونیورسٹی میں جاریہ تعلیمی سال کے دوران ہونے والے داخلوں کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس تعلیمی سال مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جملہ 120 سرٹیفکیٹ، ڈپلوما، پی جی ڈپلوما، یو جی، پی جی اور ڈاکٹورل پروگرام فراہم کیے جا رہے ہیں۔ چانسلر شری ممتاز علی کے ساتھ منعقدہ اس میٹنگ میں ڈین اسکول آف سوشیل سائنس پروفیسر شاہدہ، ڈین اسکول آف ماس کمیونکیشن اینڈ جرنلزم پروفیسر محمد فریاد، ڈین اسکول آف سائنس پروفیسر ایچ علیم باشا بھی موجود تھے۔ ڈین اسکول آف ٹیکنالوجی پروفیسر عبدالواحد نے اسکول کی جانب سے بی ٹیک سیول کورس کے آغاز کے متعلق تفصیلات سے واقف کروایا اور ساتھ اپنے قومی اہمیت کے حامل مائٹی کے پراجیکٹ کی پیش رفت پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈین اسکول آف ایجوکیشن پروفیسر ایم ونجا، ڈائرکٹر نظامت داخلہ نے میٹنگ کے دوران یونیورسٹی میں جاریہ تعلیمی سال کے دوران ہونے والے داخلوں کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس تعلیمی سال مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جملہ 120 سرٹیفکیٹ، ڈپلوما، پی جی ڈپلوما، یو جی، پی جی اور ڈاکٹورل پروگرام فراہم کیے جا رہے ہیں۔

دوروزہ قومی سمینار 'غالب اور عظیم آباد' اختتام پذیر

غالب کی تحریریں بتاتی ہیں کہ وہ عظیم آباد سے گزرے تھے: پروفیسر سرور الہدی

نئی دہلی: 15/جولائی: غالب انسٹی ٹیوٹ (نئی دہلی) کے زیر اہتمام بہ اشتراک خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری (پٹنہ) دو روزہ قومی سمینار 'غالب اور عظیم آباد' اختتام پذیر ہوا۔ خدا بخش لائبریری کے سمینار ہال میں آج چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر اعجاز علی ارشد نے کی۔ صدارتی گفتگو کے دوران انھوں نے کہا غالب اردو کے سب سے مقبول شاعر ہیں اور شاید سب سے زیادہ خوش قسمت بھی۔ کیوں کہ ہمارے ناقدین و محققین نے ان کی شاعری اور زندگی کے ہر پہلو کو اہمیت دی۔ عظیم آباد سے ان کے تعلق کو بھی زیادہ وضاحت اور تفصیل سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر محمد حبیب الرحمان (علیگ) نے 'قاضی عبدالودود اور غالب'، ڈاکٹر محمد شہاب الدین نے 'مرزا غالب اور یاس یگانہ چنگیزی'، ڈاکٹر محمد قاسم انصاری نے 'سخنہائے گفتنی اور نثر غالب، عہد حاضر کے تناظر میں' اور ڈاکٹر زرنگار یاسمین نے 'غالب اور قاضی عبدالودود' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر ذاکر حسین نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت اردو کے ممتاز فکشن نگار ڈاکٹر عبدالصمد نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انھوں نے کہا عظیم آباد کی زمین بڑی زرخیز رہی ہے۔ یہاں کے اہل قلم نے ادب کے ہر میدان میں مثال قائم کی ہے۔ عام طور پر غالب کی تحسین بہت ہوئی لیکن عظیم آباد والوں نے صرف ان کی مدح سرائی نہیں کی بلکہ معروضی انداز میں غالب کی کمیوں کو بھی نشان زد کیا ہے۔ اصل میں خوبی اور خامی دونوں کو معروضی انداز میں دیکھنے سے صحیح قدر متعین ہوتی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ اور کتب خانہ خدا بخش نے اچھی پہل کی ہے۔ اس اجلاس میں پروفیسر سید حسن عباس نے 'رفیع الدین بلخی کی غالب شناسی'، پروفیسر شہاب ظفر اعظمی نے 'غالبیات پر قاضی عبدالودود کے تبصرے'، ڈاکٹر محمد ذاکر حسین نے 'قادر نامہ: عہد غالب کا ایک نادر نسخہ خدا بخش' اور ڈاکٹر ضیاء اللہ انور نے 'شکیل الرحمان کی غالب فہمی: ٹریجڈی کا جمالیاتی بیانیہ' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر افشاں بانو نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر شاہ حسین احمد نے کی۔ صدارتی گفتگو کے دوران انھوں نے کہا غالب اور عظیم آباد جتنا سادہ موضوع نظر آتا ہے دراصل اتنا ہی وسیع اور توجہ طلب ہے۔ اس کا ایک سرا تو عہد غالب سے ملتا ہے اور دوسرا ہمارے زمانے تک چلا آتا ہے۔ صفیر بلگرامی نے 'جلوہئ خضر' میں غالب کا تفصیلی احوال لکھا ہے اور ان کے نام غالب کے خطوط بھی اس لحاظ سے بہت اہم ہیں کہ غالب کی شخصیت کے بہت اہم پہلوان کی وجہ سے سامنے آتے ہیں۔ غالب اور عظیم آباد کے رشتے بکھرے ہوئے ہیں ان کو ایک مربوط سلسلے میں دیکھنے کی ضرورت ہے، مجھے امید ہے یہ سمینار اس موضوع کو ایک مربوط اور مستند کتاب کی شکل میں پیش کر سکے گا۔ اس اجلاس میں پروفیسر ابوبکر رضوی نے 'اشعار غالب از عبدالمنان بیدل: ایک تعارفی نوٹ'، ڈاکٹر نعمان قیصر نے غالب کی یگانہ شکنی کو موضوع بنایا۔ ڈاکٹر افشاں بانو نے 'ہاشم عظیم آبادی کا دیوانِ غالب جدید: ایک تجزیاتی مطالعہ' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر قاسم انصاری نے کی۔ چوتھے اور آخری اجلاس کی صدارت جناب مشتاق احمد نوری نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انھوں نے کہا عظیم آباد کی ادبی تاریخ غالب شناسوں سے بھری ہوئی ہے۔ یہاں ان کے کم از کم دو شاگرد صفیر بلگرامی اور صوفی منیری موجود تھے۔ صفیر کی غالب سے مراسلت بھی تھی اور انھوں نے غالب کے چشم دید حالات بھی نقل کیے ہیں۔ خدا بخش لائبریری کی شکل میں ایک ایسا ادارہ یہاں موجود ہے جس میں غالبیات سے متعلق ایسا نایاب ذخیرہ موجود ہے جو کہیں اور دستیاب نہیں۔ غالبیات پر آج بھی تحقیق کرنے کے لیے عظیم آباد سے کسب فیض لازمی ہے۔ یہ سمینار اس طرح کے تمام گوشوں کو روشن کرے گا اور بعض نئی دریافتیں بھی یقیناً سامنے آئیں گی۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر سورج دیو سنگھ نے 'عظیم آباد اور مرزا غالب'، ڈاکٹر محمد صادق حسین نے 'عظیم آباد کے فارسی تذکرہ نگاروں کی نظر میں مرزا غالب' اور ڈاکٹر محمد سہیل انور نے 'غالب اور عظیم آباد: تاثرات و تجزیہ' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ ڈاکٹر صادق حسین نے وزیر علی عبرتی کے تذکرے اور غالب کی ایک فارسی غزل کی روشنی میں یہ بتایا کہ ممکن ہے یہ غزل انہوں نے عظیم اباد میں کہی ہو اس لیے کہ اس میں سون ندی کا ذکر آیا ہے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر نعمان قیصر نے کی۔ اجلاس کے اختتام پر غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے خدا بخش لائبریری کے تمام اراکین، مقالہ نگار، صدور، شعرا، ناظمین، اور شرکا کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ سب کے تعاون کی بدولت ہی سمینار اتنا کامیاب ہوسکا۔ مجھے امید ہے جب تمام مقالات کتابی شکل میں شائع ہوں گے تو ایک اہم دستاویز ہمارے ہاتھوں میں ہوگی۔ جلسے کے اختتام پر سیمینار کے تعلق سے ڈاکٹر ادریس احمد ڈائریکٹر غالب انسٹیٹیوٹ، پروفیسر سرور الہدی اور صفدر امام قادری نے اظہار خیال کیا۔ پروفیسر سرور الہدی اس بات پر زور دیا کہ تحریری شکل میں جو شواہد ہیں وہ یہ بتاتے ہیں کہ غالب عظیم آباد سے گزرے تھے۔ اور اس شہر کے بارے میں جو کچھ غالب نے کہا ہے وہ یہاں ان کے مختصر ہی سہی لیکن قیام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

بھیونڈی: آنے والے عالمی یومِ قبائل 2025 کے لیے قبائلی سماج کی زبردست تیاریاں شروع

بھیونڈی (شارف انصاری):- ہر سال 9 اگست کو پوری دنیا میں عالمی یومِ قبائل منایا جاتا ہے، جس کا مقصد قبائلی برادری کے حقوق، ان کی ثقافت، روایات اور ماحولیات کے تحفظ کے لیے شعور بیدار کرنا ہوتا ہے۔ قبائلی سماج کو زمین کے اصل باشندے مانا جاتا ہے جو قدرتی وسائل کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے اس تعاون کو تسلیم کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے یہ دن مخصوص کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں بھیونڈی تعلقہ میں آنے والے عالمی یومِ قبائل 2025 کو روایتی ثقافت، فنون، رقص، موسیقی اور قبائلی لباس کے ذریعے جوش و خروش کے ساتھ منانے کی بھرپور تیاری شروع ہو چکی ہے۔ حال ہی میں کومبڑ پاڑا واقع گاؤ دیوی مندر میں منعقدہ ایک میٹنگ میں شہری و دیہی قبائلی تنظیموں نے متفقہ طور پر فیصلہ لیا کہ اس سال بھی ایک شاندار ریلی نکالی جائے گی۔ یہ عظیم الشان ریلی 9 اگست 2025 کو کومبڑ پاڑا گاؤ دیوی مندر سے چھترپتی شیواجی مہاراج چوک تک نکالی جائے گی، جس میں قبائلی ثقافت، روایات اور فنون کا مظاہرہ کیا جائے گا، تاکہ بھیونڈی کے عوام قبائلی سماج کی شاندار وراثت سے روشناس ہو سکیں۔ ریلی کے بعد شیواجی چوک پر ایک عظیم اسٹیج پر معزز مہمانوں کی ترغیب آمیز تقاریر، قبائلی رقص، گیت و موسیقی جیسے ثقافتی پروگرام منعقد ہوں گے۔ یہ پروگرام پرامن اور منظم طریقے سے منعقد ہو، اس کے لیے پورے بھیونڈی تعلقہ کے قبائلی سماج کے افراد جوش و جذبے کے ساتھ تیاری میں مصروف ہیں۔ یہ اس تقریب کا دوسرا سال ہوگا اور اس کے لیے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دی گئی ہے، جبکہ ارکان کی جلد ہی تقرری کی جائے گی۔ کمیٹی کے عہدیداروں میں صدر: رام مورگھا، نائب صدور: سوبھاش (نانا) جھلکے، سنیل گنڈ، گنیش کولے کر، شیوا مانگات، سکریٹری: ملند گاوے،

معاون سکریٹری: امول مُکنے، خزانچی: راہول جھلکے،

معاون خزانچی: نیلیش نامکوڈے، مشیران: مہادیو گھاٹال، منوہر اُتھلے، جیش ڈونگرے، دتّو کولے کر، پرکاش تیلیورے، تشہیر سربراہ: سنیل جھلکے شامل ہیں۔ یہ دن نہ صرف قبائلی سماج کی عظمت کا مظہر ہے بلکہ ان کی شناخت اور وجود کو عزت دینے کا ایک اہم موقع بھی ہے۔

الانصار فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہفتہ واری درس قرآن کا انعقاد

جامع مسجد محبوبیہ میں مفتی وجیہ اللہ سبحانی نے سلسلہ وار درس دیا

حیدر آباد 15/جولائی (راست) الانصار فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر میں ہفتہ واری درس قرآن کی 152 ویں نشست کا بحسن صدارت حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن و خطیب جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر اتوار 13/جولائی کو بعد نماز مغرب انعقاد عمل میں آیا مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی الحاج محمد وجیہ اللہ سبحانی امام مسجد محبوبیہ نے سلسلہ وار درس دیا۔ مفتی صاحب کی حج کو روانگی کے بعد عزیز القدر حافظ محمد انصار سلمہ نے مسجد محبوبیہ میں نماز مغرب اور عشاء کی امامت کی ذمہ داری نہایت خوش اسلوبی سے نبھائی اس ضمن میں ذمہ داران مسجد کی جانب سے حافظ انصار کی شال پوشی و گل پوشی کی گئی اور نقد انعام سے ہمت افزائی کی گئی۔ اس موقع پر سامعین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

گوردوارہ فائرنگ کیس میں 9ملزمان کے خلاف

12ہزار صفحات پر مشتمل چارج شیٹ عدالت میں داخل

ناندیڑ:15رجولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ کے گوردوارہ علاقے میں ہونے والی فائرنگ کے معاملے میں انسداد دہشت گردی دستے (اے ٹی ایس) نے پیر کو ناندیڑ کی عدالت میں 9 ملزمان کے خلاف تقریباً 12 ہزار دستاویزات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی۔ یہ واردات 10 فروری 2025 کو صبح 9 بجے گوردوارہ علاقے میں پیش آئی تھی۔ اس فائرنگ میں رویندر سنگھ دیال سنگھ راٹھوڑ کی موت ہوگئی تھی، جبکہ عمر قید کی سزا یافتہ ملزم گرمیت سنگھ سیوالال شدید زخمی ہوا تھا۔ گرمیت سنگھ سیوالال کو ہرویندر سنگھ عرف رندھا کے بھائی کے قتل کے معاملے میں عمر قید کی سزا ہوئی تھی۔ اسی کا بدلہ لینے کے لیے یہ فائرنگ کی گئی تھی، لیکن گولی راٹھوڑ کو لگنے سے اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ ابتدا میں یہ مقدمہ وزیرآباد پولیس تھانے میں درج کیا گیا تھا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اس کی تفتیش انسداد دہشت گردی دستے کے حوالے کی گئی۔ اے ٹی ایس نے منپریت سنگھ ڈھلوں، ہرپریت سنگھ کارپنٹر، دلجیت سنگھ سندھو، دلجیت سنگھ گل، ہرشدیپ سندھو، جگدلیش عرف جگا، شبھدیپ سنگھ اور پلویر سنگھ باجوا ان نو ملزمان کو گرفتار کیا تھا۔ اسی کیس کے ایک اور ملزم ہرپریت سنگھ عرف ہپی کو امریکہ میں گرفتار کیا گیا تھا، جسے حال ہی میں قومی خفیہ ایجنسی نے اپنی تحویل میں لیا ہے۔ اس پورے معاملے کی تفتیش ناندیڑ، ناگپور، اکولا اور چھترپتی سنبھاجی نگر کے اے ٹی ایس افسران نے مشترکہ طور پر کی۔ پیر کو عدالت میں ان 9 ملزمان کے خلاف مختلف 21 دفعات کے تحت تقریباً 12 ہزار صفحات (20 جلدوں) پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی گئی۔ اس کیس کی تفتیش کرنے والے اسسٹنٹ پولیس کمشنر رامیشور رنگے نے یہ چارج شیٹ داخل کی۔ اس مقدمے میں ہرویندر سنگھ رندھا، ہرپریت سنگھ عرف ہپی، گوردیو سنگھ اور ہری سنگھ کھیرا کو مفرور قرار دیا گیا ہے۔ اس کیس کی تفتیش میں ناندیڑ کے مانک بدڑے اور ان کی ٹیم نے اہم کردار ادا کیا۔ اتنے بڑے پیمانے پر دستاویزات اکٹھا کر کے چارج شیٹ داخل کرنا مرہٹواڑہ علاقے میں اپنی نوعیت کی پہلی مثال قرار دی جارہی ہے۔ ذرائع کے مطابق اے ٹی ایس نے تکنیکی مہارت کے ساتھ اور پنجاب پولیس کی مدد لے کر اس کیس میں مضبوط ثبوت جمع کیے ہیں۔

اقلیتی شعبہ کے قومی نائب صدر احمد خان کا ناندیڑ دورہ

کانگریس پارٹی دفتر میں اقلیتی شعبہ کی اہم میٹنگ

ناندیڑ۔ ?15 جولائی (نامہ نگار): آل انڈیا کانگریس پارٹی شعبہ اقلیت کے قومی نائب صدر اور مہاراشٹرا کے انچارج محمد احمد خان کل ?17 جولائی کو ناندیڑ کے دورہ پر آرہے ہیں۔ کانگریس پارٹی دفتر نیا موںڈھا ناندیڑ میں اقلیتی شعبہ کی ایک اہم میٹنگ دوپہر تین بجے ان کی صدارت میں منعقد کی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں ناندیڑ شہر و ضلع کے اقلیتی شعبہ کے عہدیداران ورکرس، سابق کارپوریٹرس شرکت کریں گے۔ اقلیتی شعبہ کے ضلع صدر رحیم احمد خان اور شہر صدر عبدالعزیز قریشی نے کانگریس پارٹی کے سابق کارپوریٹرس، اقلیتی شعبہ کے عہدیداران اور ورکرس سے اس میٹنگ میں کثیر تعداد میں شرکت کرنے کی اپیل کی ہے۔

یوجناؤں کی آگاہی اور ''نئی بھارت خواندگی پروگرام'' کے تحت ہیڈ ماسٹروں کی میٹنگ

ناندیڑ،15 جولائی: یوجناؤں کی آگاہی اور نئی بھارت خواندگی پروگرام کے تحت آج 15 جولائی کو پنچایت سمیتی کے میٹنگ ہال میں صبح کے اجلاس میں ناندیڑ شمال، اردھاپور، اور دوپہر کے اجلاس میں ناندیڑ جنوب کے دائرے میں آنے والی جماعت ششم تا بارہویں کی تمام نجی، امداد یافتہ، غیر امداد یافتہ، اور تمام ذریعہ تعلیم کی اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے ساتھ ساتھ تعلقہ کے تعلیمی توسیعی افسران، مرکز پرمکھوں کی ایک میٹنگ تعلیم افسر (یوجنا) دلیپ کمار بنسوڑے نے لی۔ طلبہ سے متعلق فائدے کی اسکیموں پر تعلیم افسر (یوجنا) دلیپ کمار بنسوڑے نے تفصیلی رہنمائی کی۔ "نئی بھارت خواندگی پروگرام" کے بارے میں نائب تعلیم افسر (یوجنا) مادھو شنگڈے نے معلومات فراہم کیں۔ اسکالرشپ کے آن لائن فارم بھرنے کے بارے میں شیخ رستم نے رہنمائی کی۔ اس میٹنگ میں پنچایت سمیتی ناندیڑ کے گروپ ایجوکیشن آفیسر رستم آڈے، تعلیمی توسیعی افسر بالاجی راؤ شنڈے موجود تھے۔ میٹنگ کی کامیابی کے لیے بالاجی ڈگھے، مرلی پاوڈے اور شیخ رستم نے محنت کی۔

این سی پی (شرد پوار گروپ) کے ریاستی صدر کے طور پر ششی کانت شندے کا تقرر

شرد پوار صاحب نے جو اعتماد کیا ہے، اس پر پورا اتروں گا: شندے

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کی ریاستی عاملہ کی میٹنگ آج ممبئی کے یشونت راؤ چوہان پرتشٹھان میں منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں پارٹی کے قومی صدر شرد پوار صاحب نے ششی کانت شندے کو ریاستی صدر مقرر کرنے کا باضابطہ اعلان کیا۔ ریاستی صدر بننے کے بعد ششی کانت شندے نے پارٹی تنظیم کو مزید مستحکم کرنے اور ریاست بھر میں سرگرم انداز میں پارٹی کو وسعت دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ غریب اور محروم طبقات کے مفادات کے لیے مکمل طور پر وقف رہیں گے اور بہت جلد مہاراشٹر کا دورہ شروع کریں گے۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ وہ آنجہانی آر آر پاٹل کی طرح پارٹی کی طرف سے ملی اس ذمہ داری کو سنہری موقع میں بدلنے کی پوری کوشش کریں گے۔ ریاستی صدر بننے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اپنی آئندہ سیاسی حکمت عملی بھی بیان کی۔ ششی کانت شندے نے کہا کہ میں شرد پوار صاحب، تمام سینئر لیڈروں اور عہدیداروں کا دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس اہم عہدے کے لیے منتخب کیا۔ میں مہاراشٹر کے عوام سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس عظیم رہنما کے ایک ادنیٰ کارکن کے طور پر میں ریاست کے مختلف مسائل، ناانصافیوں اور عوامی مشکلات پر آواز بلند کرتا رہوں گا۔ میں پارٹی تنظیم کو مہاراشٹر کے ہر کونے تک لے جاؤں گا اور اس کو اقتدار تک پہنچانے کے لیے دن رات کام کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ پارٹی میں بہت سے تجربہ کار اور اہل قائدین موجود تھے جو اس عہدے کے لیے موزوں تھے، پھر بھی مجھے یہ موقع دیا گیا، اور میں اس اعتماد کو ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ ایک عام گھرانے سے آنے والا شخص کیسے قائد بن سکتا ہے، یہ ہم نے آر آر پاٹل کی زندگی سے سیکھا ہے۔ عوام کے مسائل کے لیے، حکومت اور اس کی غلط پالیسیوں کے خلاف نہ صرف آواز بلند کی جائے گی بلکہ اگر ضرورت پڑی تو میں سڑکوں پر بھی اتروں گا اور عوام کو بیدار کروں گا، یہ وعدہ بھی ششی کانت شندے نے کیا۔ اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ماضی کی سیاست اور آج کی سیاست میں فرق ہے۔ آج اقتدار کی تبدیلی لالچ اور سرکاری طاقت کے ذریعے کی جارہی ہے، اور یہی ہمارا پہلا چیلنج ہے۔ میں اس بدلے ہوئے سیاسی نظام کو عوام میں بے نقاب کروں گا اور عام لوگوں کے لیے کام کروں گا۔ اگلے ایک ماہ میں ریاست کا دورہ کر کے پارٹی تنظیم کو مضبوط بنانے کی کوشش کروں گا۔ نوجوانوں کو آگے آنیا کا موقع دوں گا، تمام مذاہب کے نوجوانوں کو متحد کر کے پارٹی کا ڈھانچہ مضبوط کروں گا، یہ عزم ششی کانت شندے نے ظاہر کیا۔

نوجوان ہنرمندی پر مبنی کاروباری مواقع سے فائدہ اٹھائیں: وائس چانسلر

عالمی یوتھ اسکلز ڈے جوش و خروش سے منایا گیا

نا ندیڑ: 15 رجولائی (ورق تازہ نیوز) نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ خود پر اعتماد رکھتے ہوئے نئی سوچ اور ہنر پر مبنی کاروباری مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ اپیل سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منوہر چاسکر نے کی۔ عالمی یوتھ اسکلز ڈے 2025 کے موقع پر آج ضلع کلکٹر آفس کے پلاننگ ہال میں یہ پروگرام بڑے جوش و جذبے اور ترغیبی ماحول میں منایا گیا۔ اس پروگرام کا انعقاد ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار و کاروبار رہنمائی مرکز ناندیڑ کی جانب سے کیا گیا تھا۔ افتتاحی تقریب میں ڈاکٹر چاسکر نے خطاب کیا۔ پروگرام کی صدارت ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے کی۔ ڈاکٹر منوہر چاسکر نے طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرنے والی باتیں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ ہنر صرف نوکری حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ نئے مواقع پیدا کرنے کا بھی وسیلہ ہے۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے نوجوانوں کو ہنر کی اہمیت سمجھاتے ہوئے انہیں روزگار کے نئے مواقع تلاش کرنے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر مختلف سرکاری اسکیموں کی بھی تفصیل پیش کی گئی۔ مقامی کامیاب کاروباری افراد نے اپنے صنعتی سفر کی کہانی بیان کر کے نوجوانوں کو تحریک دی۔ اس سیشن میں جن کاروباری افراد نے رہنمائی کی ان میں نلنکٹھ کونکنے (ایل ای ڈی لائٹس مینوفیکچرنگ، نرسی)، شیوہار کورنکے (منرل واٹر بوتل پروڈکشن)، محترمہ سو? تا مورے (عطر وخوشبودار تیل سازی)، محمد جید (کولڈ ڈرنکس، ناندیڑ)، ایکونت گاودوار (مصالحہ صنعت، ناندیڑ)، محترمہ دیوکی نندا (کھادی پروڈکشن) اور شبھم پاوار (کوکم سافٹ ڈرنک) شامل تھے۔ پروگرام کا آغاز روایتی چراغ روشن کر کے کیا گیا۔ اس موقع پر RSETI، NULM، خواتین اقتصادی ترقی مہامنڈل، ضلع صنعت مرکز، زراعت اور سماجی بہبود جیسے محکموں کی اسکیموں کی بھی رہنمائی کی گئی۔ اس پروگرام کا اہتمام اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار و کاروباری رہنمائی مرکز کے اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر راجپال کولہے کی رہنمائی میں کیا گیا۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں کے لیے یہ پلیٹ فارم رہنمائی، تحریک اور کاروبار کی سمت میں ایک سنگ میل ثابت ہوا۔

ریاستی حکومت کے "مثالی صحافتی ایوارڈ"2024 کے لیے

درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 19 جولائی

نا ندیڑ:15رجولائی (ورق تازہ نیوز): محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ کی جانب سے بہترین صحافت، بہترین تحریر، بہترین ٹیلی ویژن رپورٹ، بہترین فوٹوگرافی، سوشل میڈیا، اور صفائی مہم سے متعلق عوامی بیداری پر مبنی تحریروں کے لیے ایوارڈ مقابلے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس مقابلے کے لیے یکم جنوری 2024 سے 31 دسمبر 2024 کے درمیان شائع ہونے والی تحریریں، تصاویر یا رپورٹس طلب کی گئی ہیں۔ پہلے ان داخلہ فارم بھیجنے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2025 مقرر کی گئی تھی، جسے اب بڑھا کر 19 جولائی 2025 کر دیا گیا ہے۔ ریاست کے مختلف علاقوں سے حصہ لینے والے امیدواروں کو اپنے متعلقہ ضلع اطلاعاتی دفتر سے، جبکہ ممبئی شہر اور ممبئی مضافات کے خواہشمندوں کو محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ، زیر منزل، ہutatma راجگرو چوک، مادام کاما مارگ، منترالیہ، ممبئی-32 سے مقررہ فارم حاصل کرنا ہوگا۔ فارم کا نمونہ محکمہ کی ویب سائٹ http:// dgipr.maharashtra.gov.in/ پر بھی دستیاب ہے۔

ہندوستان آسیان کے ساتھ تجارتی معاہدے کے جائزے پر نتیجے کی توقع کر رہا ہے۔حکام

نئی دہلی۔?15 جولائی۔ ایم این این۔ایک سرکاری اہلکار نے منگل کو کہا کہ بھارت اکتوبر میں ہونے والی ا?سیان-انڈیا چوٹی کانفرنس سے پہلے 10 ممالک کے ا?سیان بلاک کے ساتھ مال میں موجودہ ا?زاد تجارت کے معاہدے کے جائزہ مذاکرات پر کسی نتیجے پر پہنچنے کی توقع کر رہا ہے۔ محکمہ تجارت میں اسپیشل سکریٹری راجیش اگروال نے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان 10ویں اور 11ویں دور کی بات چیت اگست میں قومی دارالحکومت میں اور اکتوبر میں ملائیشیا میں ہونے کا امکان ہے۔ اگروال نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا، "ہم مذاکرات میں مصروف ہیں۔ اب تک بات چیت کے نو دور مکمل ہو چکے ہیں.. .اب تک کی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے (ہم جو ہو سکتے تھے)، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ ہم بہت سے پہلوو?ں پر ا?گے بڑھ رہے ہیں، خاص طور پر کسٹم اور تجارتی سہولت پر۔ انہوں نے کہا کہ تکنیکی تعاون، ایس پی ایس (سینیٹری اور فائٹو سینیٹری) اور ٹی بی ٹی) تجارت میں تکنیکی رکاوٹیں) تعاون جیسے مسائل پر بھی بات چیت جاری ہے۔ "ہمیں امید ہے کہ ایک فزیکل راؤنڈ اگست میں اور دوسرا اکتوبر میں ملائیشیا میں ہونے والا ہے۔ لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ ان دو راونڈ میں، ہم اچھی پیش رفت کرنے کے قابل ہوں گے اور اکتوبر کے آخر میں آسیان۔ انڈیا سمٹ ہونے پر کسی قسم کا نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کریں گے۔ کوشش اسی سمت میں ہے۔

اعلان عام پر اعتراض

مورخہ 11 جولائی 2025 کو روزنامہ گوداتر سماچار اخبار میں میرے لڑکے ایڈوکیٹ آصف خان ولد الطاف الہٰی خان ساکن نظام کالونی سری نگر ناندیڑ نے کو میں نے کسی طرح کا کوئی اختیارات اور معلومات و کاغذات نہیں دیئے اس کے باوجود اس نے میرے اور میرے دو لڑکوں ا) عرفان خان ولد الطاف الہٰی خان۔۲) عارف خان ولد الطاف الہٰی خان ان کی جانب سے مجھے املاک سے متعلق جسمانی وہ ذہنی اذیت ہونے کے ضمن میں اعلان عام شائع کیا تھا لیکن آج تک میرے دونوں لڑکوں ا) عرفان خان ولد الطاف الہٰی خان۔۲) عارف خان ولد الطاف الہٰی خان ان سے مجھے کسی طرح کی کوئی جسمانی و ذہنی اذیت نہیں پہنچی ہے اور ہمارے درمیان کوئی خاندانی جائیداد کا تنازعہ بھی زیر التوا نہیں ہے۔ اس اس کے علاوہ میرے فرزند عارف خان نے بذات خود مجھے اپنے نام پر بخوشی جنرل پاور اف اٹارنی 2002/2653 میرے حق میں کر کے دیا تھا جو آج بھی برقرار ہے۔

اس لیے عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میرا اور میرے دونوں لڑکوں ا) عرفان خان ولد الطاف الہٰی خان۔۲) عارف خان ولد الطاف الہٰی خان کے درمیان کسی طرح کا کوئی تنازعہ نہیں ہے اس لیے مذکورہ اعتراض شائع کیا جارہا ہے۔

ایڈوکیٹ الطاف الہٰی خان
بی اے ایل ایل بی
الہٰی منزل، نظام کالونی سری نگر ناندیڑ
7796825771

ضلع پریشد اور پنچایت سمیتیوں کی ابتدائی وارڈ حد بندی کا پروگرام جاری

اعتراضات اور تجاویز 21 جولائی تک جمع کرانے کی اپیل

ناندیڑ:15رجولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں ضلع پریشد اور اس کے تحت آنے والی 16 پنچایت سمیتیوں کے عام انتخابات کے لیے وارڈ (پرابھگ) حد بندی کا ابتدائی پروگرام جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ابتدائی وارڈ حد بندی 14 جولائی 2025 کو ضمیمہ 5 (ا) اور 5 (ب) میں درج ذیل مقامات پر شائع کی گئی ہے۔ ابتدائی وارڈ حد بندی ضلع کلکٹر آفس ناندیڑ کے نوٹس بورڈ پر، ضلع پریشد ناندیڑ کے دفتر کے نوٹس بورڈ پر، متعلقہ تحصیل دفاتر کے نوٹس بورڈ پر، متعلقہ پنچایت سمیتیوں کے نوٹس بورڈ پر اور ضلع کلکٹر آفس کی ویب سائٹ https:// nanded.gov.in پر دستیاب ہے۔ ضلع پریشد اور پنچایت سمیتیوں کی انتخابی حلقہ بندی کے اس ابتدائی مسودے پر اگر کسی کو کوئی اعتراض یا تجویز ہو تو وہ اپنا مفصل تحریری اعتراض یا تجویز ضلع کلکٹر آفس ناندیڑ یا متعلقہ تحصیل دفتر میں 21 جولائی 2025 تک جمع کرائیں۔ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے اعتراضات اور تجاویز پر غور نہیں کیا جائے گا، یہ اطلاع ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے اپنے پریس نوٹ کے ذریعے دی ہے۔

'موتیابند سے پاک مہاراشٹر' خصوصی مہم کا آغاز

22 جولائی سے 22 اگست 2025 تک ضلع میں مفت علاج

نا ندیڑ: 15 رجولائی (ورق تازہ نیوز) ریاست مہاراشٹر میں شہریوں کی آنکھوں کی صحت کو بہتر بنانے، بڑھتے ہوئے موتیابند کے معاملات کو قابو میں لانے اور عام وغریب شہریوں تک طبی سہولت پہنچانے کے مقصد سے ''موتیابند سے پاک مہاراشٹر'' خصوصی مہم چلائی جائے گی۔ یہ مہم وزیر اعلیٰ کے یوم پیدائش کی مناسبت سے منعقد کی جا رہی ہے، جو 22 جولائی سے 22 اگست 2025 تک جاری رہے گی۔ یہ خصوصی مہم ضلع جنرل اسپتال اور سرکاری میڈیکل کالج کے اشتراک سے چلائی جا رہی ہے، جس کے تحت ضلع بھر میں موتیابند کے تمام مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ضلع سرجن ڈاکٹر سنجے پیرکے اور ضلع صحت افسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ نے تمام تحصیل میڈیکل افسران، اسپتالوں کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، اور پرائمری ہیلتھ سینٹرز کے افسران سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بات چیت کی، جس میں آنگن واڑی کارکنان، آشا ورکرز اور دیگر صحت کارکنوں کو فعال شرکت کی ہدایت دی گئی۔ مہم کے دوران آنگن واڑی کارکنان، آشا ورکرز اور ہیلتھ ورکرز گھر گھر جا کر موتیابند سے متاثرہ افراد کی شناخت کریں گے اور انہیں مفت سرجری کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ اس کا مقصد اندھاپن کو روکنا، بروقت تشخیص، آگاہی بڑھانا اور دیہی و دور دراز علاقوں تک طبی خدمت پہنچانا ہے۔ ضلع سرجن ڈاکٹر سنجے پیرکے اور ضلع صحت افسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ نے ضلع کے تمام شہریوں، خاص طور پر موتیابند سے متاثرہ افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مہم سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور مفت علاج کروائیں۔ اس مہم کے مؤثر نفاذ کے لیے ہیلتھ ورکرز، کمیونٹی ہیلتھ آفیسرز، اور ماہرینِ چشم کو واضح ہدایات دی گئی ہیں تاکہ اس مہم کا مقصد کامیابی سے حاصل کیا جاسکے۔

ون ڈے کرکٹ میں 404 رنز کی انوکھی اننگ

ڈھاکہ: ون ڈے کرکٹ میں کسی بھی بلے باز کا 404 رنز بنانا ناقابلِ یقین بات لگتی ہے اور اکثر لوگ اس پر ہنس پڑتے ہیں، مگر ایک بلے باز نے یہ ناممکن سا کارنامہ کر کے سب کو حیران کر دیا۔ اس خطرناک بلے باز نے میدان میں زبردست تباہی مچائی اور ون ڈے میچ میں 170 گیندوں پر ناقابلِ شکست 404 رنز جڑ ڈالے۔ انہوں نے 237.64 کے اسٹرائیک ریٹ سے بیٹنگ کرتے ہوئے 50 چوکے اور 22 چھکے لگائے۔ کرکٹ بے یقینی اور سنسنی کا کھیل ہے، جس میں کسی بھی لمحے کچھ ایسا ہو سکتا ہے جو سب کو حیران کر دے۔ یہ انوکھا کارنامہ بنگلہ دیش کے مستقیم حولادار نامی نوجوان بلے باز نے انجام دیا۔ بنگلہ دیش میں تسلیم شدہ اسکول سطح کے ایک ون ڈے میچ میں انہوں نے 170 گیندوں پر 404 رنز بنا ڈالے۔ یہ کارنامہ اسی سال مارچ میں ڈھاکہ یونیورسٹی سینٹرل گراو?نڈ میں پیش آیا، جہاں مصطفیم حولادار نے کیمبرین اسکول اینڈ کالج کی نمائندگی کرتے ہوئے سینٹ گریگوری اسکول اینڈ کالج کے خلاف دھواں دھار بیٹنگ کی۔ انہوں نے اپنی اننگ میں 332 رنز صرف چوکوں اور چھکوں کی مدد سے بنا ڈالے۔ مستقیم حولادار کی خطرناک بیٹنگ کے سامنے سینٹ گریگوری اسکول اینڈ کالج کے بولرز بالکل بے بس نظر آئے اور گویا رحم کی بھیک مانگنے لگے۔ البتہ یہ میچ اسکول کرکٹ کے ضلع سطح پر تھا، جسے بین الاقوامی یا فرسٹ کلاس درجے کی آفیشل کرکٹ نہیں مانا جاتا۔ لیکن نویں جماعت کے طالبعلم مستقیم حولادار نے اپنی بے خوف بیٹنگ سے دنیا بھر کے کرکٹ شائقین کے دل جیت لیے ہیں۔ ون ڈے کرکٹ میں ایسی اننگ پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ کیمبرین اسکول اینڈ کالج کی جانب سے اوپننگ کرتے ہوئے مستقیم حولادار نے چار گھنٹے 20 منٹ تک کریز پر قیام کیا۔ انہوں نے 170 گیندوں پر 237.64 کے اسٹرائیک ریٹ سے 404 رنز کی ناقابلِ شکست اننگ کھیلی، جس میں 50 چوکے اور 22 چھکے شامل تھے۔ اس دوران انہوں نے اپنی ٹیم کے کپتان سعود پرویز کے ساتھ 699 رنز کی ریکارڈ شراکت قائم کی۔ سواد پرویز نے بھی کمال کی بیٹنگ کی اور 124 گیندوں پر 206.45 کے اسٹرائیک ریٹ سے ناقابلِ شکست 256 رنز بنائے، جس میں 32 چوکے اور 13 چھکے شامل تھے۔

ترقی ہی ہماری توجہ کا مرکز ہے: اجیت پوار

کانگریس کے نوجوان لیڈر روبھوٹھاکر سمیت درجنوں عہدیدار نیشنلسٹ کانگریس میں شامل

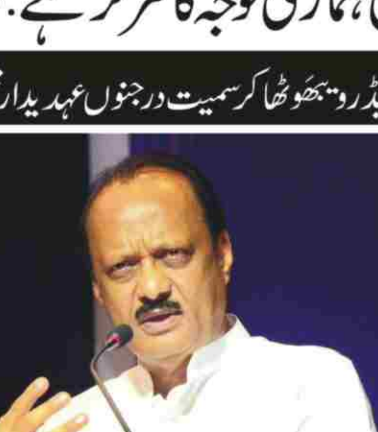

ممبئی:15 جولائی 2025۔ ترقی کو مرکزِ توجہ بنا کر ہم کام کر رہے ہیں، ایسا یقین دلایا نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار نے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کی بھلائی ہی ہم سب کا اصل مقصد ہے اور مقامی خود مختار اداروں کے انتخابات میں ہمیں کامیابی حاصل کرنی ہے۔ اجیت پوار نے واضح کیا کہ ناسک ضلع نے اسمبلی میں ہمیں سو فیصد سیٹیں دے کر جو حمایت دی ہے، اسے میں کبھی نظرانداز نہیں کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے پسماندہ طبقات، قبائلی، او بی سی، اور بہوجن سماج کو اقتدار میں نمائندگی دی ہے۔ جب ہم چھترپتی شیواجی مہاراج، شاہو مہاراج، جیوتیبا پھولے اور ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریات کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، تب ہم ان سماجوں کو سیاسی شراکت داری بھی دیتے ہیں۔ اجیت پوار نے واضح کیا کہ صرف اقتدار کا وعدہ نہیں بلکہ عملی نمائندگی ہماری ترجیح ہے۔ اس موقع پر اجیت پوار نے کانگریس چھوڑ کر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شامل ہونے والے وبھو ٹھاکر اور ان کے تمام ساتھیوں کا پارٹی میں پرتپاک استقبال کیا۔ کانگریس کے نوجوان رہنما وبھو ٹھاکر نے ناسک ضلع کے اپنے درجنوں کارکنوں کے ساتھ آج کے سی کالج کے ہال میں منعقد ایک عوامی پروگرام کے دوران نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ان کے اس فیصلے کو پارٹی میں نئے جوش اور توانائی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس موقع پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے ساتھ ریاستی اسمبلی کے نائب صدر انّا بنسوڑے، پارٹی کے خزانچی و رکن اسمبلی شیواجی راؤ گرجے، رکن اسمبلی ہیرامن کھوسکر، رکن اسمبلی وجے سنگھ پنڈت، یوتھ ونگ کے ریاستی صدر سورج چوہان، ریاستی نائب صدر پرمود ہندوراؤ، ریاستی جنرل سکریٹری لطیف تمبولی، جوائنٹ خزانچی سنجے بورگے، جنوبی ممبئی کے ضلعی صدر مہندر پانسرے سمیت پارٹی کے کئی عہدیداران و کارکن بڑی تعداد میں موجود تھے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔